الخبر الدّال علیٰ وجودِ القطبِ والاوتادِ والنجباء والابدالِ
کا سلیس اردو ترجمہ
مقاماتِ اولیاء اللہ
قطب اوتاد، نجبا، وابدال کا ثبوت احادیث وآثار اور
اقوالِ ائمہ کی روشنی میں
امام حافظ
جلال الدّین عبد الرحمٰن السیوطی
۸۴۹- ۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵- ۱۵۵۰ء
ترجمہ وتحقیق
علامہ ومولانا محمد عارف منظری
مداری ازہری
ناشر
اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن
حیدرآباد دکن

الخبر الدال علی وجود القطب والأوتاد والنجباء والأبدال

کا

سلیس اردو ترجمہ

مقامات اولیاء اللہ

۞ قطب، اوتاد، نجباء وابدال کا ثبوت احادیث وآثار اور اقوال ائمہ کی روشنی میں ۞

۞

امام حافظ

جلال الدین عبد الرحمن السیوطی

(۸۴۹~۹۱۱ھ/۱۴۴۵~۱۵۰۵ء)

۞

ترجمہ وتخریج

علامہ مولانا

محمد عارف منظری

مداری ازہری

ناشر

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

حیدرآباد دکن

بفیضِ روحانی شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین
حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

بفیضِ روحانی: امام التصوف غوث زماں حضور منظر ابوالوقار سیدی ومرشدی سید منظر علی جعفری وقاری مداری رضی اللہ عنہ

سلسلۂ اشاعت بزبان اردو: ۱۵

…… نام کتاب : الخبر الدال علی وجود القطب والاوتاد والنجباء والابدال

…… اردو نام : **مقامات اولیاء اللہ**

{ قطب، اوتاد، نجباء وابدال کا ثبوت احادیث وآثار اور اقوال ائمہ کی روشنی میں }

…… تالیف : امام حافظ جلال الدین عبدالرحمن بن ابوبکر سیوطی شافعی (م: ۹۱۱ھ)

…… ترجمہ وتحقیق : علامہ مولانا محمد عارف منظری مداری ازہری۔

…… تقدیم : علامہ مولانا مفتی ازہار احمد امجدی مصباحی ازہری۔

…… پروف ریڈنگ : محمود احمد انصاری، کلیہ اللغات والترجمہ، جامعہ ازہر شریف مصر۔

…… باہتمام : بشارت علی اشرفی، جدہ-حجاز مقدس۔

…… بتعاون : عالی جناب محی فقیر پاشاہ قادری چشتی، جدہ-حجاز مقدس۔

…… ناشر : اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد، دکن۔

…… پہلا ایڈیشن : ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء (عرس محدث اعظم حضرت سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی)

…… صفحات : 64

…… ہدیہ :

ملنے کے پتے

☆ …… سُنّی پبلی کیشنز، دریا گنج، دہلی۔ 09867934085

☆ …… اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد۔ 09502314649

☆ …… مکتبہ انوار مصطفیٰ، مغلپورہ، حیدرآباد۔ 09966352740

☆ …… مکتبہ نور الاسلام، شاہ علی بنڈہ، حیدرآباد۔ 09966387400

☆ …… عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد۔ 09440068759

انتساب

امام اعظم

ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی

غوث اعظم

سید محی الدین عبد القادر جیلانی

ہم شبیہ غوث اعظم

سید علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی

مجدد اعظم

امام احمد رضا خان قادری بریلوی

محدث اعظم

سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی

سرکار کلاں

سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی

شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین

حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

ابتدائیہ

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیئے جو تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے- اور بے شمار درودو سلام شاہِ لولاک، رسول پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، ان کے اہلِ بیت پر، ان کے محبوب اصحاب پر اور ائمہ شریعت وطریقت پر-

امام اہلِ سُنت حضرت علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبھانی شافعی (1256-1350ھ/ 1849-1932ء) اپنی کتاب "جامع کراماتِ اولیا" میں اولیاء کی اقسام کی وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

"**اقطاب**: یہ حضرات اصالتاً یا نیابتاً سب احوال و مقامات کے جامع ہوتے ہیں، مشائخ کی اصطلاح میں جب یہ لفظ بغیر اضافات استعمال ہوتو ایسے عظیم انسان پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جو زمانہ بھر میں صرف ایک ہی ہوتا ہے، اسی کو غوث بھی کہتے ہیں، یہ مقربین خدا سے ہوتے ہیں اور اپنے زمانے میں گروہِ اولیاء کے آقا ہوتے ہیں۔

اوتاد: یہ صرف چار (4) حضرات ہوتے ہیں۔ کسی دور میں ان میں کمی بیشی نہیں ہوتی، ان میں سے ہر ایک کے ذریعے اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتا ہے اور ایک کی ولایت مشرق میں ہوتی ہے، دوسرا مغرب میں تیسرا جنوب اور چوتھا شمال میں ولایت کا مرکز ہوتا ہے۔ ان کے معاملات کی تقسیم کعبہ معظّمہ سے شروع ہوتی ہے۔ ان چاروں کے القاب اور صفاتی نام ہیں:

عبدالحی، عبدالعلیم، عبدالقادر اور عبدالمرید۔

ابدال: یہ سات (7) سے کم وبیش نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اقالیم سبعہ کی حفاظت فرماتا ہے۔ ہر بدل کی ایک اقلیم ہوتی ہے جہاں اس کی ولایت کا سکہ چلتا ہے۔

نقباء: ہر دور میں صرف بارہ (12) نقیب ہوتے ہیں۔ آسمان کے بارہ ہی برج ہیں اور ہر ایک نقیب ایک ایک برج کی خاصیتوں کا عالم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان نقبائے کرام کے ہاتھوں میں

شریعت کے نازل کیے ہوئے علوم دے دئے ہیں۔نفوس میں چھپی اشیاء اور آفات کا انہیں علم ہوتا ہے۔نفوس کے مکر وخداع کے استخراج پر یہ قادر ہوتے ہیں۔ابلیس ان کے سامنے یوں منکشف ہوتا ہے کہ اس کی مخفی قوتوں کو بھی یہ جانتے ہیں جنہیں وہ خود نہیں جانتا،ان کے علم کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ اگر کسی کا نقش پا زمین پر لگا دیکھ لیں تو انہیں اس کے شقی وسعید ہونے کا پتہ چل جاتا ہے۔

نجباء: ہر دور میں آٹھ (8) سے کم وبیش نہیں ہوتے۔ان حضرات کے احوال سے ہی قبولیت کے علامات ظاہر ہوتی ہیں،حالاں کہ ان علامات پر ضروری نہیں کہ انہیں اختیار بھی ہو۔بس حال کا ان پر غلبہ ہوتا ہے۔اس حال کے غلبے کو صرف وہ حضرات پہچان سکتے ہیں جو رتبے میں ان سے اوپر ہوتے ہیں،ان سے کم مرتبہ لوگ نہیں پہچان سکتے۔

رجال الغیب: یہ دس (10) حضرات ہوتے ہیں،کم وبیش نہیں ہوتے۔ہمیشہ ان کے احوال پر انوار الٰہی کا نزول رہتا ہے لہٰذا یہ اہل خشوع ہوتے ہیں اور سرگوشی میں بات کرتے ہیں۔یہ مستور (نظروں سے اوجھل) رہتے ہیں۔زمین وآسمان میں چھپے رہتے ہیں، ان کی مناجات صرف حق تعالیٰ سے ہوتی ہے۔اوران کے شہود کا مرکز بھی وہی ذاتِ بے مثال ہوتی ہے۔ وہ مجسمہ حیاء ہوتے ہیں اگر کسی کو بلند آواز سے بولتا سنتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں اور اُن کے پٹھے کانپنے لگتے ہیں، اہل اللہ جب بھی لفظ رجال الغیب استعمال فرماتے ہیں،تو ان کا مطلب یہی حضرات ہوتے ہیں۔کبھی اس لفظ سے وہ انسان بھی مراد لیے جاتے ہیں،جو نگاہوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں کبھی رجال الغیب سے نیک اور مومن جن بھی مراد لیے جاتے ہیں۔کبھی ان لوگوں کو بھی رجال الغیب کہہ دیا جاتا ہے،جو علم اور رزقِ محسوس حسی دنیا سے نہیں لیتے بلکہ غیب کی دنیا سے علم و رزق انہیں ملتا ہے۔" (جامع کرامات اولیاء: علامہ یوسف نبہانی،مترجم،1:230-239 ملخصاً)

قطب،ابدال،وغیرہ اولیاء اللہ کے اقسام اور ان کے وجود پر مستقل لکھی جانے والی کتب بہت زیادہ ہیں مگر ہم یہاں صرف ان دو کتابوں کا ذکر کریں گے جو بہت مشہور ومعروف ہیں:

(1) الخبر الدال علی وجود القطب والاوتاد والنجباء والابدال:

یہ امام حافظ جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی شافعی (849-911ھ/1445-1505ء) کی مشہور کتاب ہے جس میں انہوں نے 42 احادیث اور 32 آثار وروایات کو جمع کیا ہے۔اس

کتاب کا اردو ترجمہ کرنے کی سعادت نوجوان محقق علامہ محمد عارف منظری مداری ازہری نے ہماری گزارش پر حاصل کی ہے۔ علامہ مولانا مفتی ازہار احمد امجدی مصباحی ازہری نے زبردست تقدیم لکھ کر مخالفین کے عتراضات کے جامع جوابات دیے ہیں اور کتاب کی علمی شان میں مزید اضافہ فرمادیا ہے۔ ہم دونوں فاضلان ازہر شریف کے بے حد مشکور ہیں جن کی محنت اور توجہ سے یہ کتاب آپ کے ہاتھوں کی زینت بنی ہے۔

(2) اجابۃ الغوث ببیان حال النقباء والنجباء والابدال والاوتاد والغوث:

یہ امام سید محمد امین عابدین حنفی شامی (1198-1252ھ/ 1783-1836ء) کی مشہور تصنیف ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ ہمارے عزیز محترم ومکرم فاضل دوست مولانا عبدالباری مصباحی نے کیا ہے جو بہت جلد ہمارے ادارے سے شائع ہونے جارہی ہے۔

"**اشرفیہ اسلامک فاونڈیشن**" نے اپنے اشاعتی منصوبوں کے تحت حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی کی موجودہ عمر مبارک کی نسبت سے اتنے ہی علمی وتحقیقی رسائل وکتب شائع کرنے کا عزم کرچکی ہے۔ اور الحمدللہ کئی نئے عنوانات پر بہت سی عربی کتب کو اردو میں ترجمہ کرواچکی ہے، اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ جن کی رونمائی سے اہل محبت کی نگاہیں شادکام ہوتی رہیں گی۔ ان شاء اللہ عزوجل!

دُعاء ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے اس خدمت قلیلہ کو قبول فرمائے، ہر کام کو پائے تکمیل تک پہنچائے، ناشرین واراکین "اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن" کو مزید دینی وعلمی خدمت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور احباب اہل سنت کے لئے اس کتاب کو نفع وفیض بخش بنائے!

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

فقیر غوثِ جیلاں وسمناں

محمد بشارت علی صدیقی اشرفی

جدہ شریف، حجاز مقدس

تقریظ جلیل

پیر طریقت رہبر راہ شریعت حضرت علامہ ومولانا الحاج قاری

سید محضر علی جعفری مداری

ادام اللہ ظلہ العالی

اولیاء را ہست قدرت از الہ۔۔۔شیر جستہ باز گرداند زراہ

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

بعض جماعتوں نے سنیت سے الگ اپنی شناخت بنانے کے لئے اصطلاحات صوفیاء-ابدال، اوتاد، نجباء، نقباء، اوراقطاب- سے انکار کیا ہے کہ یہ حضرات جماعت اولیاء میں ہوتے ہی نہیں جبکہ علماء ربانیین نے احادیث وآثار اور اقوال ائمہ کی روشنی میں ان ابدال، اوتاد، نجباء، نقباء اور اقطاب کی مقدس جماعت کا ثبوت واضح طور پر ثابت کیا ہے، چنانچہ اس کی قدر تفصیل احادیث کریمہ کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں:

(۱) عن الحسن رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ ﷺ قال:"إن بدلاء أمتي لم يدخلوا الجنة بكثرة صلاتهم ولا صيامهم ولكن دخلوها بسلامة صدورهم وسخاوة انفسهم۔" [رواہ البهيقي وابن ابی الدنیا۔۷/۴۳۹]

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’بے شک میری امت کے ابدال جنت میں کثرت نماز اور روزہ کے سبب داخل نہیں ہوں گے بلکہ وہ اپنے سینوں کی سلامتی اور نفوس کی سخاوت کے سبب جنت میں داخل ہوں گے۔‘‘

(۲) عن الحسن البصري رضی اللہ عنہ قال:"لن تخلو الأرض من سبعين صديقاً وهم الأبدال، لا يهلك منهم رجل إلا أخلف الله مكانه مثله، أربعون بالشام وثلاثون في

سائر الأرضین۔" [رواہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق الکبیر، ص: ۲۹۶]

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ زمین کبھی بھی ستر صدیقین سے خالی نہیں ہوتی، اور وہ ابدال ہیں، ان میں سے کوئی آدمی انتقال نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اسی طرح کا کوئی اور بندہ لے آتا ہے، ان میں سے چالیس شام میں ہیں اور باقی تمام زمین کے مختلف ٹکڑوں پر۔

(۳) عن أنس بن مالك، عن النبی ﷺ قال: "البدلاء أربعون رجلاً إثنان وعشرون بالشام، وثمانية عشر بالعراق، كلما مات منهم واحد أبدل الله مكانه آخر، فإذا جاء الأمر قبضوا كلهم، فعند ذالك تقوم الساعة۔" [تاريخ دمشق/ابن عساكر، باب ما جاء أن بالشام يكون الأبدال الذين يصرف بهم عن الأمة الأهوال، ج ۱ ص ۲۹۱]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابدال چالیس ہیں، ان میں سے بائیس شام میں اور اٹھارہ عراق میں رہتے ہیں، جب ان میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی دوسرے کو ابدال مقرر فرما دیتا ہے، اور جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان سب کی روح قبض کر لی جائے گی تو اسی وقت قیامت بپا ہو جائے گی۔

شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر "فتح العزیز" کے ص ۱۴۰، پر ۲۹ ویں پارہ، سورہ مزمل کی آیت "یوم ترجف الأرض والجبال وكانت الجبال كثيباً مهيلاً" کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: "جس دن کانپے گی زمین اور پہاڑ قطب مدار اور ابدال کی موت کے سبب سے، جس کی برکت کے سبب سے عالم کا قیام اور ثبوت تھا۔"

حضرت شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے آیت مذکورہ کی تفسیر انہیں مذکورہ احادیث کی روشنی میں واضح طور پر فرما کر اصطلاحات صوفیاء- ابدال، اوتاد اور قطب مدار وغیرہ- کی تائید کی اور انہیں خوب روشن اور واضح کر دیا ہے۔

علامہ حکیم فرید احمد عباسی نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "مدار اعظم" میں نقل کیا ہے: "سارے ابدال و اوتاد، نجباء و نقباء اور اغواث و اقطاب، قطب مدار کے زیر دست ہوتے ہیں جب کوئی حکم اللہ عز وجل کی طرف سے صادر ہوتا ہے تو اس کا القاء سب سے پہلے قطب مدار کے

قلب پر وارد ہوتا ہے۔ بعض صوفیاء نے قطب مدار اور غوث اعظم کے دو نام تحریر کئے ہیں) پھر بتدریج مومنین کو پہنچتا ہے پھر عوام اس سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔"

یہ انتظام وانصرام ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا انہیں محبوبین کے وسیلہ سے رزق ملتا ہے سبزہ اگتا ہے یہاں تک کہ تقدیر معلق کے سارے کارہائے ظاہر و باطن انہیں مقربین خداوندی سے انجام تک پہنچتے ہیں، جیسا کہ حضرت غلام علی نقشبندی مجددی نے اپنی کتاب "درالمعارف" کے ص ۲۴۵، پر تحریر فرمایا ہے: "کارخانہ ہستی کا جاری رہنا اور گمراہوں کی رہبری قطب مدار اور قطب الارشاد کے سپرد رہتی ہے ان مقربین بارگاہ الہ میں ایسے بھی ہیں جو مقام افراد اور مقام محبوبیت وصمدیت سے سرفراز ہوتے ہیں، یہ سلسلہ اصحاب صفہ سے باقاعدہ جاری ہوا اور اصحاب مہدی تک چلتا رہے گا۔"

امام سیوطی علیہ الرحمہ کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں، ان کا یہ عربی رسالہ -الخبر الدال علی وجود القطب والاوتاد والنجباء والابدال- سالکین راہ حق کے لئے مشعل راہ اور سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

عزیزم مولانا محمد عارف منظری مداری لائق مبارک باد ہیں کہ انہوں نے الحاد و بے دینی اور تصوف سے گریز اس دور میں اس عظیم رسالہ کا اردو ترجمہ کر کے مراتب صوفیاء واولیاء سے اردو داں طبقہ کو واقف کرانے کی بہترین کوشش اور سعی جمیل کی ہے جو لائق صد تحسین ہے، اللہ تعالی موصوف کو تصوف کا عرفان اور دنیا وآخرت میں بہترین جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ!

فقیر

سید محضر علی جعفری مداری

مقدمہ

حامداً ومصلیاً ومسلماً

ابدال وہ عظیم شخصیات ہیں جن کے وجود مسعود سے کبھی دنیا خالی نہیں رہتی، حدیث صحیح اور حسن وغیرہ سے ان بابرکت حضرات کا موجود ہونا ثابت ہے، اسی وجہ سے کثیر تعداد میں لفظ ابدال کا استعمال ائمہ کرام ومحدثین عظام کے اقوال میں پایا جاتا ہے، بعض ائمہ کرام کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

امام الائمہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ بعض ائمہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:
''ہم انہیں ابدال میں سے شمار کرتے تھے اور امام المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ بعض دوسرے ائمہ کے بارے میں فرماتے ہیں: ''علما انہیں ابدال سے شمار کرنے میں شک نہیں کرتے تھے۔''(۱)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اگر اصحاب حدیث ابدال نہیں ہونگے تو پھر کون ہوگا؟''(۲)

امام سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
''اسی طرح ان دونوں حضرات کے علاوہ نقاد، حفاظ اور ائمہ کرام نے بہت سے دوسرے ائمہ کرام کو ابدال سے موصوف کیا ہے۔''(۳)

مسئلہ مذکورہ میں حدیث صحیح، حسن اور معتمد اقوال ائمہ کے ورود کے باوجود بعض متشددین و متعنتین حضرات جیسے شیخ ابن تیمیہ اوران کے شاگرد شیخ ابن قیم جوزیہ نے ابدال کے وجود کا انکار کیا ہے، اوران کے متبعین آج بھی اس مسئلہ میں ان کی اتباع کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، یہاں پر میں

---

۰۱ المقاصد الحسنۃ/سخاوی، رقم:۸۔
۰۲ شرف اصحاب الحدیث/خطیب بغدادی۔
۰۳ المقاصد الحسنۃ/سخاوی، رقم:۸۔

شیخ ابن قیم جوزیہ کا قول ذکر کرنے پر اکتفا کرتا ہوں، ملاحظہ فرمائیں:

شیخ ابن قیم جوزیہ اپنے امام ابن تیمیہ کی اتباع کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ابدال، اقطاب، اغواث، نقباء، نجباء اور اوتاد والی ساری حدیثیں باطل ہیں، اور ان میں سے حدیث: ''**لاتسبوا أهل الشام، فإن فيهم البدلاء، كلما مات رجل منهم أبدل الله مكانه رجلا آخر**'' سب سے قریب تر ہے، امام احمد بن حنبل نے اسے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے، مگر یہ بھی صحیح نہیں، کیونکہ اس کی سند میں انقطاع ہے۔(۱)

اولاً: عمومی جوابات ملاحظہ فرمائیں:

پہلا جواب:

شیخ ابن قیم جوزیہ کا یہ قول قابل قبول نہیں، اس قول کے مردود ہونے کے لئے یہ ایک حدیث ہی کافی ہے، چہ جائے کہ اس کے علاوہ حدیث حسن اور حسن لغیرہ موجود ہیں، حدیث ملاحظہ فرمائیں:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''اہل شام کو گالی مت دو، بلکہ ان پر ظلم کرنے والوں کو برا بھلا کہو، کیونکہ ان کے درمیان ابدال رہتے ہیں۔''

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''یہ روایت صحیح الاسناد ہے۔'' امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ ان کی موافقت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''صحیح ہے۔''(۲)

دوسرا جواب:

ان متشددین کے بالمقابل متوسطین اور علوم حدیث کے ماہر بعض دیگر محدثین عظام کے اقوال و آراء موجود ہیں جو اس بات کی صراحت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ اس باب میں احادیث صحیحہ اور حسنہ موجود ہیں، بعض اقوال کا ذکر کرتا ہوں، ملاحظہ فرمائیں:

امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ابدال کا ذکر متعدد خبروں میں وارد ہے، ان میں سے بعض صحیح ہیں، اور بعض صحیح نہیں، قطب کا ذکر بھی بعض آثار میں آیا ہے، اور رہی بات غوث کی تو جس وصف کے ساتھ صوفیا کے درمیان مشہور ہے، اس طرح ثابت نہیں۔''

امام حافظ مرتضی زبیدی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

۱۔ المنار المنيف في الصحيح والضعيف/ابن قيم جوزيه۔

۲۔ حلية الأولياء؛ ابو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني؛ ج:٦، ص:٢٠۔

''امام ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ابن تیمیہ کا زعم- لفظ ابدال ایک خبر منقطع کے علاوہ کسی بھی حدیث صحیح اور ضعیف میں وارد نہیں- باطل ہو گیا، کاش وہ اپنے علم کے حدود میں رہ کر نفی کرتے! مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا، بلکہ اس سے دس قدم آگے بڑھے، اور وجود ہی کی نفی کر ڈالی، نیز جنہوں نے لفظ ابدال کے ورود کا دعویٰ کیا ان کو جھٹلا دیا، اور اگر اس باب میں وارد شدہ تمام روایات کا ضعیف ہونا تسلیم کر بھی لیا جائے تو کم از کم کثرت طرق وتعدد مخرج کی وجہ سے اس باب کی حدیث کے قوی ہونے کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔''(۱)

خاتم الحفاظ امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''ابدال والی خبر صحیح ہے، میں نے اس کے متعلق ایک مستقل کتاب تالیف کی ہے، میں نے اس میں اس کے متعلق وارد شدہ احادیث کے طرق کو بالاستیعاب ذکر کیا ہے۔ پھر طرق حدیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اتنے طریقے سے وارد شدہ حدیث لامحالہ تواتر معنوی تک پہونچ جاتی ہے، جس کی وجہ سے ابدال کے وجود کی قطعی صحت بدیہی طور پر ثابت ہو جاتی ہے۔''(۲)

ثانیاً: خاص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث کے متعلق جواب ملاحظہ فرمائیں:

پہلا جواب:

امام نور الدین ہیثمی رحمہ اللہ تعالیٰ صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''اس حدیث کی تخریج امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی 'الأوسط' میں کی ہے، اس حدیث کی سند حسن ہے۔''(۳)

شیخ ابن قیم جوزیہ کے قول کے مطابق مان لیتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں انقطاع ہونے کی وجہ سے ضعف ہے، مگر میں کہتا ہوں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث کے لئے قوی شاہد ہے، جس کی وجہ سے انقطاع کا ضعف جاتا رہا، اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن لغیرہ ہو کر مقبولیت کے

---

۰۱ اتحاف السادۃ المتقین/ زبیدی۔

۰۲ النکت البدیعات/ سیوطی۔

۰۳ مجمع الزوائد/ ھیثمی، رقم: ۱۶۶۷۴۔

درجہ میں پہونچ گئی، اس لئے اگر چہ صحیح نہیں مگر قابل قبول اور قابل عمل ضرور ہے۔

دوسرا جواب:

اس حدیث کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث کی دیگر قابل قبول متابعات اور شواہد ہیں، جس کی وجہ سے آپ کی روایت کردہ حدیث حسن لغیرہ اور مقبول ہوگی، یہی رائے علم حدیث کے قواعد کے موافق ہے، ان شاء اللہ ان متابعات اور شواہد کو قارئین رسالہ ہذا میں تفصیلاً ملاحظہ کریں گے۔

بہر حال ابدال والی حدیث کا اگر علم حدیث کی روشنی میں جائزہ لیا جائے اور محققین ومحدثین کے مذکورہ بالا اور دیگر ناقدین وحفاظ مثلاً امام سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ، اور امام عجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ کے اقوال وآراء کو پیش نظر رکھا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ ابدال والی حدیث کے بطلان کا دعوی محض دعوی ہے، اس پر کوئی دلیل نہیں، جس کی وجہ سے میں یہ کہنے میں قطعاً جھجھک محسوس نہیں کرتا کہ شیخ ابن تیمیہ وغیرہ کی طرف سے بطلان کا دعوی قابل قبول نہیں، بلکہ مردود ہے۔

بعض حضرات ابدال والی حدیث کو ضعیف یا موضوع قرار دیتے ہیں، اور اس پر دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ یہ حدیث کتب ستہ میں نہیں ہے!

منکر حدیث ابدال کی یہ دلیل یا تو کتب ستہ کے علاوہ دوسری کتب احادیث مثلاً مسند احمد، صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابن حبان وغیرہ سے جہالت یا پھر ہٹ دھرمی اور کٹ حجتی اور لوگوں کو اندھیرے میں رکھنے کی غرض پر مبنی ہے، اور یہ ساری چیزیں باب تحقیق میں مذموم اور غیر مقبول ہیں، دور حاضر میں اس موضوع پر کچھ لکھنا ضروری ہے، ان شاء اللہ عنقریب اس موضوع پر مضمون لکھوں گا، اللہ توفیق عطا فرمائے، آمین۔

اور بعض متشدد حضرات ابدال والی حدیث کے ضعیف یا موضوع ہونے پر یہ حجت بناتے ہیں کہ اس کے متعلق احادیث کو امام ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ''الموضوعات'' میں ذکر کیا ہے!

یہ عجیب وغریب دلیل بھی 'الموضوعات' کے متعلق محدثین کرام کی آراء سے ناواقفیت کی وجہ سے وجود میں آئی ہے، یہاں پر امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ اور خاتم الحفاظ رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کو 'الموضوعات' کے متعلق ذکر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں، ملاحظہ فرمائیں:

خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''قدیم وجدید دور کے حفاظ نے اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ ابن الجوزی رحمہ اللہ تعالیٰ سے 'الموضوعات' میں بہت زیادہ تساہلی واقع ہوگئی ہے، انہوں نے بہت ساری ضعیف اور بعض حسن وصحیح حدیثوں کو اپنی اس کتاب میں ذکر کردیا ہے۔اسی لئے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ابن الجوزی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''الموضوعات'' میں اور حاکم نیساپوری نے ''المستدرک'' میں تساہلی کر کے ان دونوں کتابوں کے نفع کو معدوم کردیا ہے، کیونکہ ان میں کی ہر ایک حدیث میں تساہلی واقع ہونے کا احتمال ہے۔ لہذا ناقد حدیث پر واجب ہے کہ ان دونوں محدثین کی نقل کردہ حدیثوں کا بغیر ان کی تقلید کئے ازسرِ نو تحقیق ودراسہ کرے پھر اس کی روشنی میں فیصلہ کرے کہ وہ حدیث کس درجہ کی ہے۔''(۱)

خاتم الحفاظ امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کے زیر نظر رسالہ پر ابدال کی احادیث کے متعلق شیخ ناصر الدین البانی کے نقد اور اس کے جوابات ملاحظہ فرمائیں، شیخ ناصر الدین البانی لکھتے ہیں:

فائدہ: ''امام سیوطی نے اپنے اس رسالہ کو احادیث ضعیفہ اور آثار واہیہ سے بھر دیا ہے، ان میں سے بعض حدیث بعض دوسری حدیث سے ضعف میں زیادہ شدید ہیں۔''(۲)

جوابات ملاحظہ فرمائیں:

اولاً: یہ قول امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ پر بہتان کے سوا کچھ نہیں، ان شاء اللہ یہ بہتان طرازی قارئین پر زیر نظر رسالہ پڑھنے کے بعد خود بخود واضح ہوجائے گی، کیونکہ آپ نے اپنے اس رسالہ میں صحیح اور حسن حدیث کے ساتھ ضعیف قابل انجبار حدیثیں بطور متابعت اور شواہد ذکر کی ہیں، اور اس میں کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ یہ تو ائمہ کرام اور محدثین عظام کا طریقہ کار رہا ہے، اور رہی یہ بات کہ ان میں سے بعض شدید ضعیف اس طور سے ہیں کہ ان سے استدلال نہیں کیا جاسکتا تو بھی کوئی حرج نہیں، کیونکہ ہماری دلیل صحیح، حسن اور قابل انجبار ضعیف حدیثیں ہیں۔

ثانیاً: بر سبیل تنزل اگر مان بھی لیا جائے کہ ابدال والی حدیث کے سارے راوی ضعیف ہیں تو بھی کوئی حرج نہیں، کیونکہ امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ابدال والی حدیث معنی کے اعتبار سے متواتر ہے، اور حدیث ابدال کے لئے تواتر کے ثبوت کے بعد اس کے راویوں کے ضعیف

---

۰۱ مقدمۃ النکت البدیعات علی الموضوعات/سیوطی۔

۰۲ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ، البانی۔

ہونے اور نہ ہونے کی وجہ سے حدیث کی مقبولیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، لہذا خاتم الحفاظ رحمہ اللہ تعالیٰ پر ضعیف راویوں کی حدیثیں ذکر کرنے کی وجہ سے نقد کرنا بجا نہیں، موقع کی مناسبت سے حدیث متواتر کی تعریف اور اس کا حکم بیان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں، ملاحظہ فرمائیں:

حدیث متواتر کی تعریف:

امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''متواتر: وہ حدیث ہے جس کو اتنی مقدار میں راوی نقل کریں کہ ان سب کا جھوٹ پر متفق ہونا ناممکن ہو اور علم یقینی حاصل ہو جائے، نیز یہ مقدار ہر طبقہ میں ہونا ضروری ہے۔''(۱)

امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث متواتر کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اسی وجہ سے حدیث متواتر کے روایوں کے متعلق بحث و تمحیص کیے بغیر اس پر عمل کرنا واجب ہے۔''(۲)

اگر شیخ البانی خاتم الحفاظ رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس رائے کو ذہن میں رکھتے تو یقینا آپ کے رسالہ کے متعلق اس طرح کی رائے زنی کرنے سے ضرور پرہیز کرتے۔

ثالثاً: اگر تسلیم کر لیا جائے کہ ابدال والی حدیث کی ساری راویتیں ضعیف ہیں تو بھی یہ حدیث مقبول ہوگی، کیونکہ اس حدیث کی ساری رواتیں شدید ضعیف نہیں، بلکہ بہت ساری رواتیں ایسی ہیں جن میں ضعف اس قدر ہے کہ وہ ایک دوسرے کو تقویت پہونچاتی ہیں، ملاحظہ فرمائیں، امام عجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''حدیث ابدال طرق کثیرہ کی وجہ سے قوی ہو جائے گی۔''(۳)

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث حسن کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''حدیث حسن: وہ ہے جو شذوذ سے محفوظ ہو، اور اس کا کوئی بھی راوی متہم بالکذب نہ ہو نیز یہ حدیث فرد بھی نہ ہو۔'' بلکہ دوسرے طریق سے- جو پہلے طریق سے اقوی یا اس کے مثل ہو- بھی مروی ہو۔''(۴)

اس تعریف کے پیش نظر حدیث ابدال کم از کم حسن یا حسن لغیرہ ضرور ہوگی، جو ائمہ کرام اور

---

۰۱ تدریب الراوی: النوع الثلاثون: المشهور من الحديث، ص ۴۵۰۔

۰۲ تدریب الراوی/سیوطی، النوع الثلاثون۔

۰۳ کشف الخفاء/عجلونی، رقم: ۳۵۔

۰۴ فتح المغیث/امام سخاوی۔

محدثین عظام کے نزدیک مقبول ہوتی ہے۔

بہرصورت اس قدر تفصیلی بیان سے واضح ہوگیا کہ اس باب میں مخالفین کے اقوال ودلائل قابل التفات نہیں، اور حق وہی ہے جسے خاتم الحفاظ امام سیوطی اور دیگر ائمہ کرام رحمہم اللہ نے فرمایا، کیونکہ انہیں کے اقوال قواعد واصول حدیث کے موافق ہیں، اللہ تعالی امت مسلمہ کو حق مضبوطی سے تھامے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم۔

میرے عزیز دوست فاضل جامعہ ازہر حضرت مولانا محمد عارف منظری مداری نے اس رسالہ کا اردو ترجمہ اور تخریج کر کے اردو داں طبقہ کے لئے بڑا مفید کارنامہ انجام دیا ہے، مولی تعالی انہیں نظر بد سے بچائے، خلوص وللّٰہیت اور جہد مسلسل کے ساتھ دین متین کی بیش بہا خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ اسی طرح ہمارے محترم خلیفہ شیخ الاسلام مدنی میاں جناب بشارت صدیقی صاحب قابل صد ستائش ہیں، جنہوں نے محترم مولانا محمد عارف منظری صاحب سے اس کتاب کے ترجمہ کی تکمیل کرائی، آپ علمائے کرام سے عربی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کرنے کی خواہش اور اردو داں طبقہ کے لئے عظیم کام انجام دینے کے متعلق بڑے حساس نظر آتے ہیں، مولی تعالی ان کے احساس کو قوی تر بنائے، اور ان کے اس عزم کی تکمیل کے لئے خزانہ غیب سے اچھے اسباب اور عمدہ علماء مہیا فرمائے!

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقیر

ازہار احمد امجدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم، الحمد للہ الذی فاوت بین خلقہ فی المراتب، وجعل فی کل قرن سابقین بھم یحی ویمیت وینزل الغمام الساکب، والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد البدر المنیر وعلی آلہ وأصحابہ الھداۃ الکواکب۔

وبعد:

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

علم سے نابلد بعض حضرات کے متعلق مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ لوگ جماعت اولیائے کرام میں ابدال، نقباء، نجباء، اوتاد اور اقطاب کے وجود کا انکار کرتے ہیں حالانکہ یہ بہت ہی مشہور بات ہے اوران مقام ومراتب کے ثبوت میں احادیث وآثار موجود ہیں! اس لیے میں نے ان تمام احادیث وآثار کو بطور استفادہ اس چھوٹے سے رسالہ میں جمع کیا تاکہ اہل عناد کے لئے انکار کی کوئی صورت باقی نہ رہے۔ میں نے اس رسالہ کا نام "**الخبر الدال علی وجود القطب والأوتاد والنجباء والأبدال**" رکھا ہے۔

اللہ تعالی کی توفیق ومدد سے میں (امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ) کہتا ہوں: اس موضوع پر حضرت عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، انس، حذیفہ بن الیمان، عبادہ بن الصامت، ابن عباس، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن مسعود، عوف بن مالک، معاذ بن جبل، واثلہ بن الاسقع، ابوسعید خدری، ابو ہریرہ، ابودرداء اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے احادیث مرفوعہ وموقوفہ وحسن بصری، عطاء اور بکر بن خنیس سے مرسل روایات اور تابعین وتبع تابعین سے بے شمار آثار مروی ہیں۔ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین۔

حدیث ۱

حدیث عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابوطاہر مخلص رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: أنا أحمد بن عبد الله بن سعيد، ثنا السري بن يحي، ثنا شعيب بن إبراهيم، ثنا سيف بن عمر، عن أبي عمر، عن زيد بن أسلم، عن أبيه قال: كان الشام قد أسكن فإذا أقبل جند من اليمن وممن بين المدينة واليمن، فاختار أحد منهم الشام، قال عمر رضی اللہ عنہ: ((ياليت شعري عن الأبدال هل مرت بهم الركاب۔)) (۱)

ترجمہ

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

شام پر سکون ہو چکا تھا کہ اچانک یمن اور اطراف مدینہ و یمن کے رہنے والوں کا ایک لشکر بڑھا۔ان میں سے ایک شخص نے شام کا رخ کیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(کاش مجھے معلوم ہوتا کہ ان (ابدال) کے پاس سے قافلہ گزرا)۔اس اثر کو ابن عساکر نے ''تاریخ دمشق'' میں نقل کیا۔

نیز بطریق سیف بن عمر عن محمد، طلحہ اور سہل تخریج کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو خط ارسال فرمایا: (جب تم -ان شاء اللہ- دمشق سے فارغ ہوجاؤ تو اہل عراق کو عراق کی طرف روانہ کر دینا، یقیناً میرے دل میں اس بات کا القا ہوا ہے کہ عنقریب تم لوگ اسے فتح کر لو گے، پھر تم اپنے بھائیوں سے ملو گے اور ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کرو گے) مختلف شہروں اور گوشوں سے آنے والے قوافل اور زائرین کی وجہ سے خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں ہی قیام فرما تھے۔جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی جماعت کو شام کی طرف روانہ کرتے تو فرماتے: (کاش مجھے ابدال کے بارے میں معلوم ہوتا! کہ سوار ان کے پاس سے گزرے ہیں یا نہیں؟) اور جب عراق کی جانب کسی جماعت کو روانہ کرتے تو فرماتے: (کاش مجھے معلوم ہوتا کہ اس جماعت میں کتنے ابدال ہیں؟) (۲)

---

[۱] ۰ تاريخ دمشق، امام إبن عساكر، باب ما جاء أن بالشام يكون الأبدال۔۔۔، ج: ۱، ص: ۲۹۵۔

[۲] ۰ تاريخ دمشق، امام إبن عساكر، باب ما جاء أن بالشام يكون الأبدال۔۔۔، ج: ۱، ص: ۲۹۵۔

حدیث ۲

حدیث علی رضی اللہ تعالی عنہ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی اپنی مسند میں فرماتے ہیں: ثنا أبو المغیرۃ،ثنا صفوان، عن شریح بن عبیدقال :ذکر أھل الشام عند علی بن أبی طالب، وھو بالعراق فقالوا:ألعنھم یا امیرالمومنین قال:لا! سمعت رسول اللہ ﷺ یقول:((الأبدال بالشام وھم أربعون رجلاً کلما مات رجل أبدل اللہ مکانہ رجلاًیسقی بھم الغیث، وینتصر بھم علی الأعداء ویصرف عن أھل الشام بھم العذاب۔)) (۱)

ترجمہ

حضرت شریح بن عبید رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:''عراق میں حضرت علی ابن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کے سامنے اہل شام کا ذکر ہوا تو لوگوں نے کہا اے امیر المومنین! آپ ان پر لعنت بھیجئے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

((شام میں چالیس ابدال رہتے ہیں، جب ان میں سے کوئی ایک انتقال فرماتا ہے تو اللہ تعالی اس کی جگہ دوسرے شخص کو اس مقام پر فائز فرما دیتا ہے، اللہ تعالی ان کے صدقہ وتوسل سے اہل شام کو بارش سے سیرابی، دشمنوں پر فتح وغلبہ اور عذاب سے محفوظ رکھتا ہے۔''

اس سند میں سوائے شریح بن عبید کے- جو کہ ثقہ راوی ہیں- تمام رجال صحیح کے رجال ہیں۔

حدیث ۳

حدیث علی رضی اللہ تعالی کا دوسرا طریق

ابن عساکر رحمہ اللہ تعالی اپنی تاریخ میں نقل فرماتے ہیں:انا أبو القاسم الحسینی، ثنا عبدالعزیز بن أحمد الکنانی، أنا أبو محمد بن أبی نصر، أنا الحسن بن حبیب، ثنا زکریا بن یحی، ثنا الحسن بن عرفۃ، ثنا إسماعیل بن عیاش، عن صفوان بن عمرو السکسکی، عن شریح بن عبید الحضرمی قال:ذکر أھل الشام عند علی بن أبی طالب، فقالوا: ألعنھم یا أمیر المومنین! فقال:لا! إنیسمعت رسول اللہ ﷺ یقول:((أن الأبدال بالشام یکونون وھم أربعون رجلا بھم تسقون الغیث، وبھم

---

۱ • مسند أحمد بن حنبل؛ح:۸۹۶۔

تنصرون علی أعدائکم ویصرف عن أهل الأرض البلاء والغرق)) (1)

ترجمہ

حضرت شریح بن عبید حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سامنے اہل شام کا ذکر ہوا تو لوگوں نے کہا اے امیر المومنین ! آپ ان پر لعنت بھیجئے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

''شام میں چالیس ابدال رہتے ہیں، ان کے صدقہ وتوسل سے تمہیں بارش سے سیرابی، دشمنوں پر غلبہ ونصرت عطا کی جاتی ہے نیز اہل زمین سے بلاؤں اور سیلاب کو پھیر دیا جاتا ہے۔''

امام ابن عساکر فرماتے ہیں: ''اس روایت میں حضرت شریح اور حضرت علی (رضی اللہ تعالی عنہما) کے درمیان انقطاع ہے کیوں کہ حضرت شریح کی حضرت علی (رضی اللہ تعالی عنہما) سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔''

حدیث ۴

حدیث علی رضی اللہ تعالی عنہ کا تیسرا طریق

ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ تعالی ''کتاب الأولیاء'' میں نقل فرماتے ہیں: حدثنی أبو الحسن خلف بن محمد الواسطی، ثنا یعقوب بن محمد الزهری، ثنا مجاشع بن عمرو، عن ابن لهیعة، عن إبراهیم، عن عبد الله بن زریر، عن علی سألت رسول الله ﷺ عن الأبدال، قال: ((هم ستون رجلاً۔)) فقلت یا رسول الله حلهم لی، قال: ((لیسوا بالمتنطعین ولا بالمبتدعین، ولا بالمتعمقین، لم ینالوا ما نالوا بکثرت صلاة ولاصیام ولاصدقة، ولکن بسخاء الأنفس وسلامة القلوب والنصیحة لأئمتهم۔)) (2)

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ابدال کے متعلق پوچھا تو آپ

---

[1] تاریخ دمشق، امام إبن عساکر، باب ما جاء أن بالشام یکون الأبدال الذین۔۔۔؛ ج: ۱، ص: ۲۸۹۔

[2] الأولیاء، امام إبن أبی الدنیا، باب صفات أولیاء الله، رقم الحدیث: ۸۔

ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ اللہ تعالی کے ساٹھ (۶۰) برگزیدہ بندے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ان کے متعلق بتائیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ اہل غلو، نہ اہل بدعت اور نہ ہی غور وخوض (فالتو بکواس) کرنے والے ہیں۔ انھوں نے جو مقام پایا ہے وہ نماز، روزہ اور صدقات کی کثرت کی وجہ سے نہیں پایا، بلکہ سخاوت نفس، سلامتی قلب اور اپنے ائمہ کے لئے نصیحت وخیر خواہی رکھنے کی وجہ سے پایا ہے۔''

امام خلال نے اس روایت کو ''کرامات الأولیاء'' میں بیان کیا ہے، اور ''المتعمقین'' کی جگہ ''المعجبین'' (اترانے والے) کا لفظ نقل کیا ہے۔ نیز انہوں نے ایک دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی کیا ہے: ((اے علی! میری امت میں ان (ابدال) کی تعداد سرخ سونا (یا یاقوت) سے بھی کم ہے))۔

حدیث ۵

حدیث علی رضی اللہ تعالی عنہ کا چوتھا طریق

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: ثنا علی بن سعید الرازی، ثنا علی بن الحسین الخواص الموصلی، ثنا زید ابن أبی الزرقاء، ثنا ابن لهیعة، ثنا عیاش بن عباس القتبانی، عن عبد اللہ بن زریر الغافقی، عن علی بن أبی طالب، أن رسول اللہ ﷺ قال: ((لا تسبوا أهل الشام فإن فیهم الأبدال۔)) [1]

ترجمہ

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اہل شام کو گالی مت دو! بے شک ان کے درمیان ابدال رہتے ہیں۔''

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: ''اس حدیث کو زید بن ابی زرقاء کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا ہے۔''

امام ابن عساکر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: ''یہ امام طبرانی کا وہم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس حدیث کو ولید بن مسلم نے بھی ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے۔''

پھر سند بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ((أنا أبو طاهر محمد بن الحسین، أنا أبو

---

[1] المعجم الأوسط، إمام طبرانی: رقم الحدیث: ۳۹۰۵۔

عبد الله محمد بن عبد السلام بن سعدان، أنا محمد بن سليمان الربعي، ثنا علی بن الحسين بن ثابت، ثنا هشام بن خالد، ثنا الوليد بن مسلم، ثنا ابن لهيعة به۔))

پھر آگے فرماتے ہیں: ''اس حدیث کو حارث بن یزید مصری نے ابن زریر سے مرفوع کے بجائے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔''

فرماتے ہیں: أخبرناه أبو بكر محمد بن محمد، أنا أبو بكر محمد بن علی المقری، أنا أحمد بن عبد الله بن الخضر، ثنا أحمد بن علی بن محمد، أنا أبی، أنا عمرو محمد بن مروان ابن عمر السعيدی، ثنا أحمد بن منصور الرمادی، ثنا عبد الله بن صالح، حدثنی أبو شريح، أنه سمع الحارث بن يزيد يقول: حدثنی عبد الله بن زرير الغافقی، أنه سمع علی بن أبی طالب يقول: ((لا تسبوا أهل الشام فإن فيهم الأبدال و سبوا ظلمتهم۔)) (۱)

ترجمہ

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے: ''اہل شام کو گالی مت دو! بے شک ان کے درمیان ابدال رہتے ہیں، بلکہ ظالموں کو برا کہو۔''

نوٹ:۔

اس روایت کو امام حاکم رحمہ اللہ تعالی نے ''المستدرک'' میں براوایت احمد بن حارث بن یزید نقل کیا اور فرمایا: ''یہ حدیث صحیح ہے۔''

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالی نے بھی اپنی ''المختصر'' میں اس کا اقرار کیا ہے۔(۲)

حدیث ۶

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی موقوف حدیث کا ایک اور طریق

(امام ابن عساکر سے لیکر ابوعمرو السعیدی تک) ابوعمر السعیدی فرماتے ہیں: ثنا زياد بن يحی أبو الخطاب، ثنا أبوداؤد الطيالسی، عن الفرج بن فضالة، ثنا عروة ابن رويم اللخمی، عن رجاء بن حيوة، عن الحارث بن حومل، عن علی بن أبی طالب قال: ((لا

---

۰۱ تاريخ دمشق، امام ابن عساکر، باب النهی عن سب أهل الشام ــــــــ؛ ج: ۱، ص: ۳۳۵۔

۰۲ المستدرک علی الصحيحين، امام حاکم، رقم: ۸۶۵۸۔

نوٹ: میں نے ''المستدرک'' میں بجائے ''احمد بن حارث بن یزید'' کے صرف ''الحارث بن یزید'' پایا۔

تسبوا أهل الشام فإن فيهم الأبدال۔))

ترجمہ

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے: ''اہل شام کو گالی مت دو! بے شک ان کے درمیان ابدال رہتے ہیں۔''

حدیث ۷

و قال الحارث: "یا رجاء أذکر لی رجلین صالحین من أهل بیسان، فإنه بلغنی أن الله تعالی اختص أهل بیسان برجلین صالحین من الأبدال لا یموت واحد إلا أبدل الله مکانه واحداً، و لا تذکر لی منهما متماوتاً و لا طعاناً علی الأئمة فإنه لا یکون منهما الأبدال۔" (۱)

ترجمہ

حضرت حارث نے حضرت رجاء سے کہا: ''اے رجاء! مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالی نے اہل بیسان میں دو برگزیدہ بندوں کو ابدالیت کے ساتھ خاص فرمایا ہے کہ جیسے ہی ان میں سے کسی ایک کا انتقال ہوتا ہے اللہ تعالی اس کی جگہ کسی دوسرے کو ابدال مقرر فرما دیتا ہے۔ لہذا مجھے بیسان کے ان دو برگزیدہ بندوں کی نشان دہی فرمایئے۔ پر ہاں! بتکلف مردہ اور کمزور و ناتواں نیز ائمہ پر طعن کرنے والے کے بارے میں مجھ سے مت کہنا کہ وہ ابدال ہے۔ اس لئے کہ ان اوصاف سے متصف ہونے والا ابدال نہیں ہوسکتا۔''

نوٹ: فرج بن فضالہ سے اس کے متعدد طرق مروی ہیں۔

حدیث ۸

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی موقوف حدیث کا ایک اور طریق

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: ثنا الحسن بن أبی الربیع، أنا عبد الرزاق، أنا معمر، عن الزهری، عن عبد الله بن صفوان قال: قال رجل یوم صفین اللهم ألعن أهل الشام فقال علی: (لا تسبوا أهل الشام فإن بها الأبدال۔ فإن بها

۱۔ تاریخ دمشق؛ امام ابن عساکر، باب النهی عن سب أهل الشام۔۔۔۔۔۔؛ ج: ۱، ص: ۳۳۶۔

الأبدال۔ فإن بها الأبدال۔)[1]

ترجمہ

''عبداللہ بن صفوان سے روایت ہے کہ جنگ صفین کے دن ایک شخص نے کہا: اے اللہ! اہل شام پر لعنت فرما۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اہل شام کو گالی مت دو، بے شک شام میں ابدال رہتے ہیں۔ بے شک شام میں ابدال رہتے ہیں۔ بے شک شام میں ابدال رہتے ہیں۔''

نوٹ:۔ اس روایت موقوفہ کو امام بیہقی، امام خلال اور امام ابن عساکر نے نقل کیا ہے۔ اور امام زہری سے اس کے متعدد طرق مروی ہیں۔ بعض روایات میں ''عبد اللہ بن صفوان'' کی جگہ ''صفوان بن عبد اللہ'' نیز بعض روایات میں ''عن الزهري عن أبي عثمان بن سنة عن علي'' اور بعض میں ''عن الزهري عن علي'' وارد ہے۔

حدیث ۹

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موقوف حدیث کا ایک اور طریق

یعقوب بن سفیان فرماتے ہیں: ثنا يحي بن عبد الحميد، ثنا شريك، عن عثمان بن أبي زرعة، عن أبي صادق قال: سمع علي رجلاً و هو يلعن أهل الشام، فقال علي: ((لا تعمم فإن فيهم الأبدال۔))[2]

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اہل شام پر لعنت بھیجتے ہوئے سنا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''عمومی لعنت مت کرو، بیشک ان میں ابدال بھی ہیں۔''

حدیث ۱۰

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موقوف حدیث کا ایک اور طریق

امام ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: أنبأنا أبو البركات الأنماطي، أنا المبارك ابن عبد الجبار، أنا أبو بكر عبد الباقي بن عبد الكريم بن عمر الشيرازي، أنا عبد الرحمان بن عمر بن أحمد بن حمة، أنا أبا بكر محمد بن أحمد بن يعقوب بن شيبة، ثنا

---

[1] الأولياء، امام ابن أبي الدنيا، باب من كرامات إسحاق بن أبي نباتة، ج: ۱، ص: ۳۰۔

[2] تاريخ دمشق، إمام ابن عساكر، باب النهي عن سب أهل الشام۔۔۔۔۔، ج: ۱، ص: ۳۴۱۔

جدي، ثنا عثمان بن محمد، ثنا جرير، عن الأعمش، عن حبيب بن أبي ثابت، عن أبي الطفيل قال: خطبنا علي فذكر الخوارج فقام رجل فلعن أهل الشام فقال له: ((ويحك لا تعمم فإن منهم الأبدال و منكم العصب۔)) (۱)

ترجمہ

حضرت ابوطفیل سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب فرمایا اور خوارج کا ذکر کیا، تو ایک شخص کھڑا ہوا اور اہل شام پر لعنت بھیجنے لگا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ڈانٹتے ہوئے فرمایا:

''عمومی لعنت مت کرو، بیشک ان (اہل شام) میں ابدال ہیں اور تم میں برگزیدہ لوگ ہیں۔''

حدیث ۱۱

(بسند سابق حضرت ابوعمرو السعیدی تک) حضرت ابوعمرو السعیدی فرماتے ہیں: ثنا الحسين بن عبدالرحمن، أنا وكيع، عن فطر، عن أبي الطفيل، عن علي رضی اللہ عنہ قال: ((الأبدال بالشام، والنجباء بالكوفة۔))

ترجمہ

حضرت ابوطفیل سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''شام میں ابدال، اور کوفہ میں نجباء رہتے ہیں۔''

حدیث ۱۲

امام ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

أنبأنا أبو الغنائم، عن محمد ابن علي بن الحسن الحسني، ثنا محمد بن عبد الله الجعفي، ثنا محمد بن عمار العطار، ثنا علي ابن محمد بن خبية، ثنا عمرو بن حماد بن طلحة، ثنا إسحاق بن إبراهيم الأزدي، عن فطر، عن أبي الطفيل، عن علي قال: ((إذا قام قائم آل محمد جمع الله له أهل المشرق، وأهل المغرب فيجتمعون كما يجتمع قزع الخريف، فأما الرفقاء فمن أهل الكوفة، وأما الأبدال فمن أهل الشام۔)) (۲)

۱۔ تاریخ دمشق، امام ابن عساکر، باب ما جاء أن بالشام يكون الأبدال۔۔۔۔۔، ج: ۱، ص: ۲۹۶۔

۲۔ تاریخ دمشق، امام ابن عساکر، باب ما جاء أن بالشام يكون الأبدال۔۔۔۔۔، ج: ۱، ص: ۲۹۷۔

ترجمہ

حضرت ابو طفیل سے مروی ہے کہ حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے فرمایا:
''جب آل محمد (ﷺ) کا کوئی فرد کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اہل مشرق واہل مغرب کو اس کے لیے ایسے جمع فرما دیتا ہے جیسے موسم خریف (بہار) کے بادل جمع ہوتے ہیں، اور رہی بات رفقاء کی تو وہ اہل کوفہ میں سے اور ابدال اہل شام میں سے ہیں۔''

حدیث ۱۳

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موقوف حدیث کا ایک اور طریق

(بسند سابق حضرت محمد بن عمار تک) حضرت محمد بن عمار فرماتے ہیں: ثنا جعفر بن علی بن نجیح، ثنا حسن بن حسین، عن علی بن القاسم، عن صباح بن یحی المزنی، عن سعید بن الولید الهجری، عن أبیه قال: قال علی: ((ألا إن الأوتاد من أبناء الكوفة، ومن أهل الشام أبدال۔))(۱)

ترجمہ

حضرت سعید بن ولید ہجری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''خبردار! اوتاد اہل کوفہ میں اور ابدال اہل شام میں سے ہیں۔''

حدیث ۱۴

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موقوف حدیث کا ایک اور طریق

امام خلال رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ثنا علی بن عمرو بن سهل الحریری، ثنا علی بن محمد بن كلس، ثنا الحسن بن علی بن عفان، ثنا زید بن الحباب، حدثنی ابن لهیعة، عن خالد بن یزید السكسكی، عن سعید بن أبی هلال، عن علی قال: ((قبة الإسلام بالكوفة، والهجرة بالمدینة، والنجباء بمصر، والأبدال بالشام وهم قلیل۔))(۲)

ترجمہ

حضرت سعید بن ابی ہلال حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''گنبد

---

(۱) تاریخ دمشق، امام ابن عساکر، باب ما جاء أن بالشام یكون الأبدال۔۔۔۔۔؛ ج: ۱، ص: ۲۹۷۔
(۲) تاریخ دمشق، امام ابن عساکر، باب ما جاء أن بالشام یكون الأبدال۔۔۔۔۔؛ ج: ۱، ص: ۲۹۶۔

اسلام کوفہ میں، ہجرت مدینہ میں، نجباء مصر میں اور ابدال شام میں ہیں اور ان ابدال کی تعداد بہت کم ہے۔''

امام ابن عساکر نے اس روایت کی تخریج بطریق ابوسعید بن اعرابی عن الحسن بن عفان کی ہے۔

حدیث ۱۵

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موقوف حدیث کا ایک اور طریق

امام ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: أنا نصر بن أحمد بن مقاتل، عن أبي الفرج سهل بن بشر الأاسفرايين، أنا أبو الحسن على بن منير بن أحمد الخلال، أنا الحسن بن رشيق، ثنا أبو على الحسين بن حميد العك، ثنا زهير بن عباد، ثنا الوليد بن مسلم، عن الليث بن سعد، عن عياش بن عباس القتباني أن على بن أبي طالب قال: ((الأبدال من الشام، والنجباء من أهل مصر، والأخيار من أهل العراق۔))(۱)

ترجمہ

حضرت عیاش بن عباس قتبانی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ابدال اہل شام میں، نجباء اہلِ مصر میں اور اخیار اہل عراق میں سے ہیں۔''

حدیث ۱۶

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موقوف حدیث کا ایک اور طریق

حافظ ابومحمد خلال رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب ''کرامات الاولیاء'' میں فرماتے ہیں: ثنا عبد الله بن عثمان الصفار، أنا محمد بن مخلد الصفار، ثنا أحمد بن منصور زاج، ثنا حسين بن على، عن زائدة، عن عمار الذهبي، عن حبيب بن أبي ثابت، عن رجل، عن على قال: (إن الله تعالى ليدفع عن القرية بسبعة مؤمنين يكونون فيها۔)

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''بیشک اللہ تعالیٰ بستی کا دفاع بستی میں رہنے والے سات مومنین کے صدقہ وتوسل سے فرماتا ہے۔''

۱؎ تاریخ دمشق؛ امام ابن عساکر، باب ما جاء أن بالشام یکون الأبدال۔۔۔۔۔؛ ج: ۱، ص: ۲۹۷۔

حدیث ۱۷

حدیث انس رضی اللہ تعالی عنہ

حکیم ترمذی رحمہ اللہ تعالی "نوادر الأصول" میں فرماتے ہیں: ثناعمر بن یحی بن نافع الأیلي، (ح) نیز ابن عدی، ابن شاہین اورحافظ ابومحمد الخلال رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب "کرامات الاولیاء" میں فرمایا ہے:

ثنا محمد بن زهير بن الفضل الأيلي، ثنا عمر بن يحی بن نافع، ثنا العلاء بن زيدل، عن أنس بن مالك، عن النبیﷺ قال:((البدلاء أربعون رجلاً إثنان وعشرون بالشام، وثمانية عشر بالعراق، كلما مات منهم واحد أبدل الله مكانه آخر، فإذا جاء الأمر قبضوا كلهم، فعندذالك تقوم الساعة.))[1]

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:

"ابدال چالیس ہیں، ان میں سے بائیس شام میں اوراٹھارہ عراق میں رہتے ہیں، جب ان میں سے کوئی ایک انتقال کرجاتا ہے تو اللہ تعالی اس کی جگہ کسی دوسرے کوابدال مقررفرمادیتا ہے، اورجب اللہ تعالی کے حکم سے ان سب کی روح قبض کرلی جائے گی تو اسی وقت قیامت بپاہوجائے گی۔"

حدیث ۱۸

حدیث انس رضی اللہ تعالی عنہ کا دوسرا طریق

حافظ ابومحمد خلال رحمہ اللہ تعالی کتاب "کرامات الأولیاء" میں فرماتے ہیں:

أنا أبو بكر بن شاذان، ثنا عمر بن محمد الصابوني، ثنا إبراهيم بن الوليد الجشاش، ثنا أبو عمر الغدانی، ثنا أبو سلمة الخراسانی، عن عطاء، عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ:((الأبدال أربعون رجلاً وأربعون امراة كلما مات رجل أبدل

---

[1] تاريخ دمشق؛ امام ابن عساكر، باب ما جاء أن بالشام يكون الأبدال الذين يصرف بهم عن الأمة الأهوال؛ ج:۱، ص:۲۹۱۔ كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال؛ إمام علاء الدين علي بن حسام الدين المتقي الهندي (ت۹۷۵)، باب لحوق في القطب والأبدال؛ ج:۱۲، ص:۱۹۰؛ رقم:۳۴۶۱۰۔

الله مكانه رجلا، وكلما ماتت إمراة أبدل الله مكانها إمرأة۔)) (۱)

ترجمہ

حضرت عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ابدال چالیس مرد اور چالیس عورتیں ہیں، جب کسی ابدال مرد کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے مرد کو ابدال مقرر فرما دیتا ہے، اور جب کسی ابدال عورت کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسری عورت کو ابدال مقرر فرما دیتا ہے۔'' امام دیلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''مسند الفردوس'' میں بطریق آخر عن ابراہیم بن الولید اس روایت کی تخریج کی ہے۔

حدیث ۲۰

حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تیسرا طریق

امام خلال رحمہ اللہ تعالیٰ ''مکارم الأخلاق'' میں فرماتے ہیں: ثنا عبد الله بن يزيد بن يعقوب الدقاق، ثنا محمد بن عبد العزيز الدينوري، ثنا عثمان بن الهيثم، ثنا عوف، عن الحسن، عن أنس أن رسول الله ﷺ قال: ((إن بدلاء أمتي لم يدخلوا الجنة بكثرة صلاتهم ولا صيامهم ولكن دخلوها بسلامة صدورهم وسخاوة أنفسهم۔)) (۲)

ترجمہ

حضرت حسن (بصری) رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کے ابدال کثرت صوم وصلاۃ کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے، بلکہ اپنے دلوں کی سلامتی اور سخاوت نفس کے سبب جنت میں جائیں گے۔''

امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام خلال رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی تخریج کی اور آخر میں لفظ ''والنصح للمسلمين'' کا اضافہ کیا ہے۔ یعنی (مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی وجہ سے جنت میں جائیں گے۔)

۱۔ الفردوس بماسور الخطاب، امام أبو شجاع الديلمي (ت ۵۰۹)؛ ج: ۱، ص: ۱۱۹؛ رقم: ۴۰۵۔ الشيروية لإنصاف في حقيقة الأولياء وما لهم من الكرامات والألطاف، الأمير الصنعاني؛ ج: ۱، ص: ۳۳۔

۲۔ معجم ابن عساكر، امام ابن عساكر؛ ج: ۱، ص: ۴۳۴؛ رقم: ۸۹۱۔

حدیث ۲۱

حدیث انس رضی اللہ تعالی عنہ کا چوتھا طریق

امام ابن عساکر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: میں نے تمام بن محمد کے مخطوط میں پڑھا، فرماتے ہیں:

أنا أبو علی محمد بن هارون بن شعیب الأنصاری، حدثنا زکریا بن یحی، ثنا المنذر بن العباس بن نجیح القرشی، حدثنی أبی، عن الولید بن مسلم عن الأوزاعی، عن حسان بن عطیة ، عن یزید الرقاشی، عن أنس بن مالك، عن النبی ﷺ قال: ((إن دعامة أمتی عصب الیمن، وأبدال الشام وهم أربعون رجلاً ، کلما هلك رجل أبدل الله مکانه آخر. لیسوا با لمتماوتین ، ولا بالمتها لکین، ولا المتناوشین، لم یبلغوا ما بلغوا بکثرة صوم ولا صلاة، وإنما بلغوا ذالك با لسخاء، وصحة القلوب، والمناصحة لجمیع المسلمین۔))(۱)

ترجمہ

حضرت یزید الرقاشی رحمہ اللہ تعالی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کے سردار وروٴسا یمن کے برگزیدہ لوگ ہیں اور ابدالِ شام چالیس ہیں جب ان میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالی اس کی جگہ دوسرے ابدال کو مقرر فرما دیتا ہے یہ ابدال باہم قتل وجدال اور نیزہ بازی کرنے والے نہیں ہوتے ، وہ جس مقام تک پہنچے ہیں وہ کثرت صوم وصلاۃ کی بنا پر نہیں بلکہ سخاوت، سلامتی قلب اور تمام مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی وجہ سے پہنچے ہیں۔''

نیز امام ابن عساکر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

أنبانا أبو الفضل محمد بن ناصر، أنا أحمد بن عبد القادر بن محمد بن یوسف البغدادی، أنا أبو الحسن محمد بن علی بن محمد بن صخر الأزدی البصری بمکة، ثنا أبو محمد الحسن بن علی بن الحسن، ثنا بکر بن محمد بن سعید، ثنا نصر بن علی، ثنا نوح بن قیس، عن عبد الملك بن معقل، عن یزید الرقاشی، عن أنس به۔

۱۔ تاریخ دمشق، امام ابن عساکر، باب العباس بن نجیح ابو الحارث القرشی، ج: ۲۶، ص: ۳۳۵۔

حدیث ۲۲

حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پانچواں طریق

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ ''الأوسط'' میں فرماتے ہیں: ثنا عن أنس رضی اللہ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:((لن تخلو الأرض من أربعين رجلاً مثل خليل الرحمن فبهم يسقون و بهم ينصرون ما مات منهم أحد إلا أبدا الله مكانه آخر ـ))(۱)

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''زمین کبھی بھی مثل خلیل الرحمن (حضرت ابراہیم علیہ السلام) چالیس بندوں سے خالی نہیں رہے گی، اہل زمین انہیں کی برکتوں سے سیراب کیے جاتے ہیں، اور انہیں کی برکتوں سے وہ نصرت یاب ہوتے ہیں۔ان میں سے جیسے ہی کسی کا انتقال ہوتا ہے اللہ تعالی کسی دوسرے کو اس کی جگہ مقرر فرمادیتا ہے۔''

امام قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ہمیں اس میں کوئی شک نہیں کہ ان میں سے ایک حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں۔'' امام حافظ ابوالحسن ہیثمی رحمہ اللہ تعالیٰ ''مجمع الزوائد'' میں فرماتے ہیں: ''اس حدیث کی سند حسن ہے۔''

حدیث ۲۳

حدیث حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ ''نوادر الأصول'' میں فرماتے ہیں: ثنا أبي، ثنا سليمان، ثنا إسحاق بن عبد الله بن أبي فروة، عن محمود بن لبيد، عن حذيفة بن اليمان قال: ((الأبدال بالشام وهم ثلاثون رجلاً على منهاج إبراهيم، كلما مات رجل أبدل الله مكانه آخر، عشرون منهم على منهاج عيسى بن مريم، وعشرون منهم قد أوتوا من مزامير آل داؤد۔) (۲)

---

۰۱ المعجم الأوسط؛ إمام طبراني، باب من إسمه علی؛ رقم: ۴۱۰۱۔

كنز العمال، باب لحوق في القطب و الأبدال؛ ج: ۱۲، ص: ۱۸۸؛ رقم: ۳۴۶۰۳۔

۰۲ نوادر الأصول؛ امام حکیم ترمذی، باب فی بیان عدد الأبدال و صفاتهم؛ ج: ۱، ص: ۲۶۳۔

ترجمہ

حضرت محمود بن لبید رحمہ اللہ تعالی حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''شام میں تیس ابدال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقے پر ہیں جب ان میں سے کوئی ابدال انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالی اس کی جگہ کوئی دوسرا ابدال مقرر فرما دیتا ہے، اوران میں سے بیس حضرت عیسی علیہ السلام کے طریقے پر ہیں، نیز ان میں سے بیس ابدال کو مزامیر آل داؤد عطا کیے گئے ہیں۔''

حدیث ۲۴

حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی اپنی مسند میں فرماتے ہیں:

ثنا عبدالوهاب بن عطاء، أنا الحسن بن ذكوان، عن عبدالواحد بن قيس، عن عبادة بن الصامت، عن النبي ﷺ قال:((الأبدال في هذه الأمة ثلاثون مثل إبراهيم خليل الرحمن، كلما مات رجل أبدل الله مكانه رجلاً۔)) (۱)

ترجمہ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس امت میں ابراہیم خلیل اللہ (علیہ السلام) جیسے تیس ابدال ہیں جب ان میں سے کسی ایک کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالی اس کی جگہ کسی دوسرے کو ابدال مقرر فرما دیتا ہے۔''

اس حدیث کو حکیم ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے ''نوادر الأصول'' میں اور امام خلال رحمہ اللہ تعالی نے ''کرامات الأولیاء'' میں نقل کیا ہے۔ اس حدیث میں سوائے راوی ''عبدالواحد'' - امام عجلونی اور امام ابوزرعہ نے ان کی توثیق فرمائی ہے - تمام رجال صحیح کے رجال ہیں۔

---

۱ مسند احمد بن حنبل، ج:۷، ص:۳۱۳، رقم: ۲۲۷۵۱۔ / تاریخ دمشق، امام ابن عساکر، باب ما جاء ان بالشام یکون الأبدال الذین یصرف بھم عن الأمۃ لأھوال، ج: ۱، ص: ۲۹۲۔

حدیث ۲۵

حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ کا دوسرا طریق

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالی ’’الکبیر‘‘ میں فرماتے ہیں:

ثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل، حدثني محمد بن الفرج ،ثنا زيد بن الحباب، أخبرني عمر البزار، عن عبيسة الخواص، عن قتادة، عن أبي قلابة، عن أبي الأشعث، عن عبادة بن الصامت قال: قال رسول اللهﷺ: (الأبدال في أمتي ثلاثون بهم تقوم الأرض، وبهم تمطرون، وبهم تنصرون.) (۱)

ترجمہ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’میری امت میں تیس ابدال ہیں، انہیں کی برکتوں سے زمین کا قیام برقرار ہے، انہیں کی برکتوں سے تم کو بارش سے سیرابی اور نصرت وامداد ملتی ہے۔‘‘

حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: ’’مجھے امید ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالی بھی ان میں سے ایک ہیں۔‘‘

حدیث ۲۶

حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی ’’الزہد‘‘ میں فرماتے ہیں: ثنا عبد الرحمن، ثنا سفيان، عن الأعمش، عن المنهال بن عمر، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال: ’’ما خلت الأرض من بعد نوح من سبعة يدفع الله بهم عن أهل الأرض.‘‘

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ’’حضرت نوح علیہ السلام کے بعد زمین سات ایسے افراد سے کبھی خالی نہیں رہی جن کے صدقہ اللہ تعالی اہل زمین کا دفاع فرماتا ہے۔‘‘

اس حدیث کی تخریج امام خلال رحمہ اللہ تعالی نے کی ہے۔

---

۱۰ الجامع الكبير، امام السيوطی؛ حرف الهمزه؛ ج: ۱، ص: ۱۱۲۔

حدیث ۲۷

حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: ثنا محمد بن الخزر الطبرانی، ثنا سعید بن أبي زیدون، ثنا عبداللہ ابن ھارون الصوری، ثنا الأوزاعی، عن الزھری، عن نافع، عن ابن عمر قال: قال رسول اللہ ﷺ: ((خیار أمتي في کل قرن خمسمائۃ، والأبدال أربعون، فلا الخمسمائۃ ینقصون، ولا الأربعون، کلما مات رجل أبدل اللہ من الخمسمائۃ مکانہ وأدخل من الأربعین مکانہ))قالوا: یا رسول اللہ ! دلنا علی أعمالھم قال: ((یعفون عمن ظلمھم و یحسنون إلی من أساء الیھم ویتواسون فیما آتاھم اللہ۔))

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا:"ہر زمانہ میں میری امت کے درمیان پانچ سو برگزیدہ بندے اور چالیس ابدال ہوں گے، وہ پانچ سو برگزیدہ بندے کبھی کم ہوں گے اور نہ ہی وہ چالیس ابدال کبھی کم ہوں گے، جب ان چالیس ابدال میں سے کسی ایک کا انتقال ہوتا ہے، تو اللہ تعالی ان پانچ سو میں سے ایک کو مقام ابدالیت عطا کر دیتا ہے۔" صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہمیں ان کے اعمال کے بارے میں بتائیے۔ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا:"وہ وہ لوگ اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو معاف کر دیتے ہیں، اپنے ساتھ برا سلوک کرنے والوں پر احسان کرتے ہیں اور اللہ تعالی نے جو کچھ انہیں عطا کیا ہے اس کے ذریعہ وہ ایک دوسری کی مدد کرتے ہیں۔" اس حدیث کی مذکورہ بالا طریق سے امام ابونعیم، تمام اور ابن عساکر نے تخریج کی ہے۔(۱)

نیز امام ابن عساکر نے ایک دوسرے طریق کے ذریعہ بھی محمد بن الخزر سے روایت کی ہے، اور اس میں لفظ: "کلما مات" زیادہ ہے۔(۲)

---

[۱] حلیۃ الأولیا فی طبقات الأصفیاء، امام ابو نعیم، ج: ۱، ص: ۸۔ ★ تاریخ دمشق، امام ابن عساکر، باب ما جاء أن بالشام یکون الأبدال الذین یصرف بھم عن الأمۃ لأھوال، ج: ۱، ص: ۲۰۳۔

[۲] تاریخ دمشق، امام ابن عساکر، باب ما جاء أن بالشام یکون الأبدال۔۔۔۔، ج: ۱، ص ۲۰۳۔

امام ابن عساکر نے مزید بطریق سعید بن عبدوس، عن عبد اللہ بن ہارون بلفظ ''کلما مات أحد أبدل اللہ من الخمسمائة مكانه و أدخل فی الخمسمائة مكانه۔''

''جب ان ابدال میں سے کوئی انتقال کرجاتا ہے تو اللہ تعالی ان پانچ سو میں سے ایک کو ابدال بنا کر اس کمی کی بھرپائی کردیتا ہے، اور اس کی وجہ سے جو پانچ سو میں کمی ہوتی ہے، اس کی بھرپائی دوسرے کو ان پانچ سو میں داخل کر کے کر دیتا ہے'' روایت کیا ہے۔(۱)

حدیث ۲۸

حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا دوسرا طریق:

امام خلال رحمہ اللہ تعالی کتاب ''کرامات الأولیاء'' میں فرماتے ہیں: ثنا أحمد بن محمد بن یوسف، ثنا عبد الصمد بن علی بن مکرم، ثنا محمد بن زکریا الغلابی، ثنا یحی بن بسطام، ثنا محمد بن الحارث، ثنا محمد بن عبد الرحمن بن البیلمانی، عن أبیه، عن ابن عمر قال: قال رسول اللہ ﷺ: ((لا یزال أربعون رجلاً یحفظ اللہ بهم الأرض كلما مات رجل أبدل اللہ مكانه آخر، و هم فی الأرض كلها۔)) (۲)

ترجمہ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ہمیشہ چالیس ایسے لوگ موجود رہیں گے جن کے صدقہ وتوسل سے اللہ تعالی اہل زمین کی حفاظت فرماتا ہے، جب ان میں کسی کا انتقال ہوجاتا ہے تو اللہ تعالی اس کی جگہ دوسرے کو مقرر فرما کر اس کمی کی بھرپائی کردیتا ہے، اور وہ (ابدال) پوری زمین میں پھیلے ہوئے ہیں۔''

حدیث ۲۹

امام ابونعیم رحمہ اللہ تعالی ''الحلیة'' میں فرماتے ہیں: ثنا عبد اللہ بن جعفر، ثنا إسماعیل ابن عبد اللہ، ثنا سعید بن أبی مریم، ثنا یحی بن أیوب، عن ابن عجلان، عن عیاض ابن عبد اللہ، عن ابن عمر، عن النبی ﷺ قال: ((لكل قرن من أمتی سابقون۔)) (۳)

۱۔ تاریخ دمشق، امام ابن عساکر، ج: ۳۳، ص: ۳۴۱۔
۲۔ کنز العمال، امام علی المتقي الهندي، رقم: ۳۴۶۱۴۔
۳۔ مسند أحمد بن حنبل، ح: ۸۹۶۔

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کے اہل سبقت حضرات ہر دور میں ہوں گے۔'' حکیم ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:حدثنا أبی، حدثنا محمد بن الحسن، ثنا عبدا لله بن المبارك، ثنا ليث بن سعد، عن محمد بن عجلان قال: قال رسول ا لله ﷺ : ((فی كل قرن من امتی سابقون۔))(۱)

حدیث۳۰

حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:ثنا محمد بن أحمد بن الحسن، ثنا محمد بن السری القنطری، ثنا قيس بن إبرهيم بن قيس السامری، ثنا عبدالرحيم بن يحی الأرمنی، ثناعثمان بن عمارة، ثنا المعافی بن عمران، عن سفيان الثوری، عن منصور، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عبدالله قال:قال رسول الله ﷺ:((إن لله عز وجل فی الخلق ثلاثمائة قلوبهم على قلب آدم عليه السلام، ولله فی الخلق أربعون قلوبهم على قلب موسى عليه السلام، ولله فی الخلق سبعة قلوبهم على قلب إبراهيم عليه السلام، ولله فی الخلق خمسة قلوبهم على قلب جبرئيل عليه السلام، و لله فی الخلق ثلاثة قلوبهم على قلب ميكائيل عليه السلام، ولله فی الخلق واحد قلبه على قلب إسرافيل عليه السلام، فإذا مات الواحد أبدل الله مكانه من الثلاثة، وإذامات من الثلاثة. أبدل الله مكانه من الخمسة، وإذا مات من الخمسة أبدل الله مكانه من السبعة، وإذامات من السبعة أبدل الله مكانه من الأربعين، و إذامات من الأربعين أبدل مكانه من الثلاثمائة، وإذا مات من الثلاثمائة أبدل الله مكانه من العامة، فبهم يحی و يميت، و يمطر وينبت، ويدفع البلاء)) قيل لعبد الله بن مسعود:و كيف بهم يحی و يميت؟ قال:((لأنهم يسيلون الله إكثار الأمم فيكثرون،و يدعون على الجبابرة فيقصمون،و يستسقون فيسقون، ويسألون فتنبت لهم الأرض، ويدعون فيدفع بهم أنواع البلاء۔))(۲)

---

۱ ۰ مسند أحمد بن حنبل، ح: ۵۸۹۶۔

۲ ۰ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، إمام أبو نعيم، ج: ۱، ص ۹۔

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی مخلوق میں تین سو برگزیدہ بندے ایسے ہیں جن کے دل قلب آدم علیہ السلام سے اکتساب فیض کرتے ہیں، اللہ کے چالیس برگزیدہ بندے ایسے ہیں جن کے دل حضرت موسی علیہ السلام کے قلب سے اکتساب فیض کرتے ہیں، اللہ کے سات ایسے برگزیدہ بندے ہیں جن کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل سے اکتساب فیض کرتے ہیں، اللہ کے پانچ ایسے برگزیدہ بندے ہیں جن کے قلوب حضرت جبریل علیہ السلام کے قلب سے اکتساب فیض کرتے ہیں، اللہ کے تین ایسے برگزیدہ بندے ہیں جن کے دل، قلب مکائیل علیہ السلام سے اکتساب فیض کرتے ہیں اور اللہ کا ایک ایسا جلیل القدر بندہ ہے جس کا دل حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب سے اکتساب فیض کرتا ہے۔ جب اس ایک اللہ والے کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالی اس کمی کی تین سے بھرپائی فرما دیتا ہے جب تین میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالی پانچ میں سے اس کی بھرپائی فرما دیتا ہے، جب پانچ میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالی سات میں سے کسی کو اس کی جگہ مقرر فرما دیتا ہے، جب سات میں سے کوئی وفات پاتا ہے تو اللہ تعالی چالیس میں سے ایک کو اس کا بدل بنا دیتا ہے، جب چالیس میں سے کوئی ایک انتقال کرتا ہے تو اللہ تعالی تین سو میں سے کسی ایک کو وہ مقام عطا فرما کر اس کمی کی بھرپائی فرماتا ہے اور جب ان تین سو میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالی عامۃ الناس میں سے کسی کو اس کا بدل بنا دیتا ہے۔ انہیں برگزیدہ بندوں کی برکتوں سے اللہ تعالی مارتا اور جلاتا ہے، انہیں کے توسل سے بارش کا نزول اور پیڑ پودے اگاتا ہے، اور انہیں کی برکتوں سے بہت ساری مصیبتوں کو پھیر دیتا ہے۔))

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالی ان کے ذریعے کیسے مارتا اور جلاتا ہے؟ فرمایا: کیوں کہ وہ اللہ تعالی سے امت کی زیادتی کی دعا کرتے ہیں تو امت کے افراد میں اضافہ کر دیا جاتا ہے، اور وہ جابر وظالم کے لئے دعائے بد کرتے ہیں تو ظالم وجابر کا نام ونشان مٹا دیا جاتا ہے، وہ باران رحمت کی دعا کرتے ہیں تو پانی سے سیراب کر دیا جاتا ہے، وہ بارگاہ یزدی میں دعا گو ہوتے ہیں تو زمین ان کے لیے پیڑ پودے اگا دیتی ہے اور وہ دعا کرتے ہیں تو بہت ساری بلائیں ٹال دی جاتی ہیں۔'' امام ابن عساکر رحمہ اللہ تعالی نے اس روایت کی تخریج کی ہے۔

حدیث ۳۱

حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کا دوسرا طریق

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالی ''الکبیر'' میں فرماتے ہیں: أنا أحمد بن داؤد المکی، ثنا ثابت بن عیاش الأحدب، ثنا أبو رجاء الکلبی، ثنا الأعمش، عن زید بن وھب، عن ابن مسعود قال: قال رسول اللہ ﷺ: ((لا یزال أربعون رجلاً من أمتی قلوبھم علی قلب إبراھیم علیہ السلام یدفع اللہ بھم عن أھل الأرض یقال لھم الأبدال إنھم لن یدرکوھا بصلاۃ ولاصوم ولابصدقۃ)) قالوا: یارسول اللہ! فبم أدرکوھا؟ قال: ((بالسخاء والنصیحۃ للمسلمین۔))(۱)

ترجمہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہمیشہ میری امت میں چالیس ایسے افراد۔جنہیں ابدال کہا جاتا ہے۔ رہیں گے جن کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب سے اکتساب فیض کرتے رہیں گے، اللہ تعالی ان کی برکتوں سے اہل زمین کا دفاع فرماتا ہے، انھوں نے اس مقام کو نماز، روزہ اور صدقات کی وجہ سے حاصل نہیں کیا۔'' صحابہ کرام نے عرض کی: ''یا رسول اللہ! پھر کیسے حاصل کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''سخاوت اور مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی وجہ سے۔''

حدیث ۳۲

حدیث عوف بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: ثنا أبو زرعۃ عبد الرحمن ابن عمرو الدمشقی، ثنا محمد بن المبارك الصوری، ثنا عمرو بن واقد، عن یزید بن أبی مالك، عن شھر بن حوشب قال: لما فتحت مصر سبوا أھل الشام فأخرج عوف بن مالك رأسه من برنسه، ثم قال: یاأھل مصر أنا عوف بن مالك لا تسبوا أھل الشام فإنی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: ((فیھم الأبدال بھم تنصرون وبھم ترزقون۔))(۲)

---

۰۱ المعجم الکبیر، إمام طبراني، باب-العین-عبد اللہ بن مسعود الھذلي۔۔۔۔، ج:۱۰، ص ۱۸۱۔

۰۲ المعجم الکبیر، إمام طبراني، باب-العین-عوف بن مالک، ج:۱۸، ص ۶۵۔

ترجمہ

حضرت شہر بن حوشب فرماتے ہیں: جب مصر فتح ہوا تو لوگ اہل شام کو گالی دینے لگے تو حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے چادر سے اپنا سر باہر نکالا اور فرمایا: اے مصر کے لوگو! میں عوف بن مالک ہوں، اہل شام کو گالی مت دو، بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اہل شام میں ابدال ہیں، انہیں کے توسل سے تمہاری مدد کی جاتی ہے، اور انہیں کے صدقہ تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔“

امام ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو مذکورہ بالا طریق اور بطریق ہشام بن عمار عن عمرو بن واقد تخریج کی ہے۔ سوائے عمر بن واقد اس اسناد کے سبھی رجال ثقہ ہیں، جمہور نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے، اور محمد بن مبارک الصوری نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ نیز شہر بن حوشب کے بارے میں اختلاف ہے۔

حدیث ۳۳

حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام ابوعبدالرحمن سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب ”سنن الصوفیۃ“ میں فرماتے ہیں: ثنا أحمد بن علی بن الحسن، ثنا جعفر بن عبد الوهاب السرخسی، ثنا عبيد بن آدم، عن أبيه، عن أبي حمزة، عن ميسرة بن عبد ربه، عن المغيرة بن قيس، عن شهر بن حوشب، عن عبد الرحمن بن غنم، عن معاذ بن جبل قال: قال رسول الله ﷺ: ((ثلاث من كن فيه فهو من الأبدال الذين بهم قوام الدنيا و أهلها: الرضا بالقضاء، والصبر عن محارم الله، والغضب في ذات الله۔)) [1]

ترجمہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جن کے اندر تین صفات - تقدیر الٰہی پر رضا، اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے رک جانا، اور اللہ کے لئے ناراضگی - ہوں تو وہ ان ابدال میں سے ہیں جن کے سبب وجود سے دنیا اور اہل دنیا کا وجود برقرار ہے۔“

امام دیلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ”مسند الفردوس“ میں اس حدیث شریف کی تخریج کی ہے۔

---

[1] الفردوس بماثور الخطاب، إمام ديلمي، ج: ۲، ص ۸۲، رقم: ۲۴۵۷۔

حدیث ۳۴

حدیث واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: قرئ علی أبي محمد بن الأکفانی وأنا اسمع، عن عبدالعزیز بن أحمد، أنا عبدالوهاب بن جعفر المیدانی، أنا ابو الحارث أحمد بن محمد بن عمارة بن أبي الخطاب اللیثی الدمشقی، ثنا أبوسهل سعیدابن الحسن الأصبهانی، ثنا محمد بن أحمد بن إبراهیم، ثنا هشام بن خالد الأزرق، ثنا الولید بن مسلم، ثنا ابن جابر، عن عبد الله بن عامر، عن واثلة بن الأسقع قال: قال رسول الله ﷺ: ((ستکون دمشق فی آخر الزمان أکثر المدن أهن، وا کثره أبدالا، وأکثره مساجد، وأکثره زهاداً، وأکثره مالاً، ورجالاً، وأقله کفاراً، و هی معقل لأهلها۔)) (۱)

ترجمہ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آخری زمانے میں دمشق تمام شہروں میں سب سے زیادہ الفت ومحبت کرنے والا، سب سے زیادہ ابدال والا، سب زیادہ مساجد والا، سب زیادہ زاہدوں والا، سب سے زیادہ مال ورجال والا اورسب سے کم کافر آبادی والا شہر ہوگا اور یہ شہر اپنے باشندوں کے لیے جائے پناہ ہوگا۔''

حدیث ۳۵

حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ ''شعب الایمان'' میں فرماتے ہیں: أنا علی بن أحمد بن عبدان، أنا أحمد بن عبید، ثنا ابن أبي شیبة، ثنا محمد بن عمران بن أبي لیل، أنا سلمة بن رجاء کوفی، عن صالح المزی، عن الحسن، عن أبي سعید الخدری أو غیره قال: قال رسول اللہ ﷺ: ((أن أبدال أمتی لم یدخلوا الجنة بالأعمال، إنما دخولوها برحمة الله، وسخاوة الأنفس، وسلامة الصدور، ورحمة لجمیع المسلمین۔)) (۲)

---

[۱] • تاریخ دمشق، امام ابن عساکر، باب ذکر معرفة مساجد البلد۔۔۔۔، ج: ۲، ص ۲۸۶۔

[۲] • شعب الإیمان، امام بهیقی، تحسین الصلاة والإکثار منها لیلاً و نهاراً۔۔۔۔، ج: ۷، ص ۴۳۹۔

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یا کسی دوسرے صحابی رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کے ابدال اعمال کی بنیاد پر جنت میں داخل نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ کی رحمت، سخاوت نفسی، سلامتی صدر، اور تمام مسلمانوں کے ساتھ رحمت و رالفت کا معاملہ کرنے کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے۔''

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: اس حدیث کو عثمان الدارمی نے ''عن محمد بن عمران'' روایت کیا اور صرف ''عن ابی سعید'' رضی اللہ عنہ نقل کیا ''او غیرہ'' نہیں کہا۔ نیز کہا جاتا ہے کہ یہ روایت ''عن صالح المزی عن ثابت عن انس رضی اللہ عنہ'' ہے۔

حدیث ۳۶

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالی ''التاریخ'' میں فرماتے ہیں: ثنا محمد بن المسيب، ثنا عبدالرحمن بن المرزوق، ثنا عبدالوهاب بن عطاء الخفاف، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: ((لن تخلو الأرض من ثلاثين مثل إبراهيم خليل الرحمن بهم تغاثون، وبهم ترزقون، وبهم تمطرون۔))

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''زمین خلیل الرحمن ابراہیم علیہ السلام جیسے تیس افراد سے کبھی خالی نہیں رہے گی، ان کے سبب تمہاری مدد کی جاتی ہے، انہیں کے صدقہ و طفیل تمہیں رزق ملتا ہے اور انہیں کی برکتوں سے تم بارش سے سیراب کئے جاتے ہو۔''

حدیث ۳۷

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کا دوسرا طریق

امام خلال رحمہ اللہ تعالی نے احمد بن ہشام کو کوفہ لکھ کر بھیجا کہ عبداللہ ابن زیدان نے ان لوگوں سے حدیث بیان کی اور کہا: ثنا أحمد بن حازم، ثنا الحكم بن سليمان الحبلي، ثنا سيف بن عمر، عن موسى بن أبي عقيل البصري، عن ثابت البناني، عن ابي هريرة قال:

دخلت علی النبی ﷺ فقال لی:((یا ابا هریرة یدخل علی من هذا الباب الساعة رجل من أحد السبعة الذین یدفع اللہ عن أهل الارض بهم)) فإذا حبشی قد طلع من ذالك الباب أقرع، أجدع، علی راسه جرة من ماء فقال رسول اللہ ﷺ :((أبا هریرة هو هذا)) وقال رسول اللہ ﷺ ثلاث مرات:((مرحبا بیسار)) وکان یرش المسجد ویکنسه وکان غلاماً للمغیرة بن شعبة۔ [1]

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

''اے ابوہریرہ! ابھی اس دروازے سے ایک شخص داخل ہوکر میرے پاس آئے گا، وہ شخص ان سات برگزیدہ بندوں میں سے ایک ہے جن کے سبب اللہ تعالی اہل زمین کا دفاع فرماتا ہے تبھی ایک گنجا اور نک کٹا حبشی شخص -مغیرہ بن شعبہ کا غلام ۔سر پر پانی کا ایک گھڑا لئے ہوئے اس دروازے سے داخل ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اے ابوہریرہ! یہی وہ شخص ہے اس کے بعد آپ ﷺ نے تین مرتبہ''اے یسار! خوش آمدید!''فرمایا، وہ شخص مسجد میں چھڑکاؤ، اور جھاڑو لگایا کرتے تھے۔

حدیث ۳۸

حدیث ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ تعالی''نوادر الاصول'' میں فرماتے ہیں: ثنا عبدالرحیم ابن حبیب، ثنا داؤد بن محبر، عن میسرة، عن أبی عبد اللہ الشامی، عن مکحول، عن أبی الدرداء رضی اللہ عنہ قال:((أن الأنبیاء کانوا أوتاد الأرض، فلما انقطعت النبوة أبدل اللہ مکانهم قوماً من أمة محمد ﷺ یقال لهم الأبدال لم یفضلوا الناس بکثرة صوم، ولاصلاة، ولا تسبیح، ولکن بحسن الخلق، وبصدق الورع، وحسن النیة، وسلامة قلوبهم لجمیع المسلمین، والنصیحة للہ۔)) [2]

---

[1] تنویر الغبش فی فضل السودان والحبش؛ابن الجوزی؛باب:یسار الاسود؛ ج: ۱، ص ۱۴۲؛رقم:۶۳۔

[2] نوادر الاصول؛حکیم ترمذی؛باب فی بیان عدد الأبدال وصفاتهم؛ ج: ۱، ص ۲۶۲۔

ترجمہ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''انبیا علیہم الصلاۃ والسلام زمین کے اوتاد ہوا کرتے تھے، جب نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا تو اللہ تعالی نے امت محمد ﷺ میں سے ایسے لوگوں کو ان کا جانشین بنا دیا جن کو ابدال کہا جاتا ہے، ان کو لوگوں پر کثرت صوم وصلاۃ اور تسبیح کی وجہ سے فضیلت حاصل نہیں ہوئی، بلکہ حسن خلق، صدق ورع، حسن نیت، تمام مسلمانوں کے تعلق سے سلامتی قلب اور اوامر ونواہی الٰہی پر صدق دل سے عمل پیرا ہونے کی وجہ ہے۔''

حدیث ۳۹

حدیث ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالی اپنی سنن میں فرماتے ہیں: ثنا محمد بن المثنی، ثنا معاذ بن هشام، حدثني أبي، عن قتادة، عن صالح أبي الخليل، عن صاحب له، عن ام سلمة زوج النبي ﷺ، عن النبي ﷺ قال: ((يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من المدينة هارباً إلى مكة، فيأتيه ناس من أهل مكة، فيخرجونه وهو كاره، فيبايعونه بين الركن والمقام ويبعث اليه بعث من الشام، فيخسف بهم بالبيداء بين مكة والمدينة، فإذا رأى الناس ذالك، أتوا أبدال الشام وعصائب أهل العراق فيبايعونه۔)) [1]

ترجمہ

ام المؤمنین زوجہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایک خلیفہ کے انتقال پر لوگوں کے درمیان اختلاف رونما ہوگا، اس وقت مدینہ منورہ سے ایک شخص بھاگتا ہوا مکہ مکرمہ جائے گا، اہل مکہ اس کے پاس آئیں گے، اور اس کے ہاتھ پر رکن یمانی ومقام ابراہیم کے درمیان بیعت ہوں گے نیز اس کے نہ چاہتے ہوئے لوگ اس کو مکہ مکرمہ سے نکلنے پر مجبور کریں گے، اور شام سے اس کی طرف ایک فوج روانہ کی جائے گی جو مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء پر دھنسا دی جائے گی، جب لوگ یہ صورت حال دیکھیں گے تو وہ لوگ اور اہل عراق کی ایک جماعت ابدال شام کے پاس آئیں گے، اور اس کے ہاتھ پر

---

[1] ۔ سنن ابی داود، امام ابو داود، ج: ۴، ص ۱۷۵، رقم: ۴۲۸۸۔

بیعت ہوں گے۔''

اس حدیث شریف کی امام احمد نے اپنی ''مسند''، ابن ابی شیبہ نے ''المصنف'' میں نیز امام ابو یعلی، امام حاکم اور امام بیہقی رحمہم اللہ نے تخریج کی ہے، اور امام بیہقی رحمہ اللہ تعالی نے اپنے بعض طرق میں مبہم شخص کا نام ''مجاہد'' اور بعض میں ''عبداللہ بن الحارث'' ذکر کیا ہے۔

حدیث ۴۰

حسن بصری رحمہ اللہ تعالی کی حدیث مرسل

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ تعالی ''کتاب السخاء'' میں فرماتے ہیں: ثنا إسماعیل بن إبراهيم بن بسام، ثنا صالح المزی، عن الحسن أن رسول الله ﷺ قال:((إن بدلاء أمتی لم يدخلوا الجنة بكثرة صلاتهم ولا صيامهم ولكن دخلوها بسلامة الصدور وسخاوة انفسهم-))(۱)

ترجمہ

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کے ابدال اپنی کثرت نماز اور روزہ کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے، بلکہ سلامتی صدر اور سخاوت قلب کی وجہ سے داخل ہوں گے۔''

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالی نے ''شعب الایمان'' میں اس مرسل روایت کی تخریج: عن أبی عبد الله الحافظ، عن أبی حامد أحمد بن محمد بن الحسين، عن داؤد بن الحسين، عن يحی بن يحی عن صالح عن المزی بہ کے طریق سے کی ہے۔

امام حکیم ترمذی نے اس کی تخریج ''نوادر الأصول'' میں یوں کی ہے:

ثنا أبی، ثنا عبد العزيز ابن المغيرة البصری، ثنا صالح المزی، عن الحسن قال: قال رسول الله ﷺ:((إن بدلاء أمتی لم يدخلوا الجنة بكثرة صوم، و لا صلاة، ولكن دخلوها برحمة الله، وسلامة الصدور، وسخاوة الأنفس، والرحمة بجميع المسلمين۔))(۲)

---

۱ ۔ شعب الایمان، امام بہیقی، باب الجود و السخاء، ج: ۱۳، ص ۲۸۲، رقم: ۱۰۳۳۸۔

۲ ۔ نوادر الأصول، حکیم ترمذی، باب فی بیان عدد الأبدال و صفاتهم، ج: ۱، ص ۲۶۳۔

حدیث ۴۱

عطا رحمہ اللہ تعالیٰ کی حدیث مرسل

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ثنا محمد بن عیسی بن الطباع، ثنا ابن فضیل، عن أبیه، عن الرجال بن سالم، عن عطاء قال: قال رسول الله ﷺ: ((الأبدال من الموالی۔))(۱)

ترجمہ

حضرت عطا رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ابدال موالی (غلاموں) میں سے ہیں۔'' امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''الکنی'' میں روایت کیا ہے۔

حدیث ۴۲

بکر بن خنیس رحمہ اللہ تعالیٰ کی حدیث مرسل

امام ابن ابی دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ ''کتاب الأولیاء'' میں فرماتے ہیں:

حدثنی عبدالرحمن بن صالح الأزدی، ثنا عبدالرحمن بن محمد المحاربی، عن بکر بن خنیس یرفعه: ((علامة أبدال أمتی أنهم لا یلعنون شیئاً أبداً۔)) (۲)

ترجمہ

حضرت بکر بن خنیس رحمہ اللہ تعالیٰ مرفوعاً روایت کرتے ہیں: ''میری امت کے ابدال کی پہچان یہ ہے کہ وہ کبھی کسی چیز پر لعنت نہیں کرتے!''

۰۱ سنن أبي داود، امام ابو داود، ج:۳، ص ۱۱۱، رقم ۲۹۹۰۔
۰۲ کتاب الأولیاء، ابن ابی الدنیا، باب صفات الأولیاء، ج: ۱، ص ۲۸۔

آثار

اثر حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ

امام ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت تخریج کی ہے، آپ فرماتے ہیں:

((لن تخلو الأرض من سبعين صديقاً وهم الأبدال لا يهلك منهم رجل إلا أخلف الله مكانه مثله، أربعون بالشام، وثلاثون من سائر الأرضين۔))[1]

ترجمہ

''زمین کبھی بھی ستر صدیقوں سے خالی نہیں رہے گی، اور یہی لوگ ابدال ہیں، ان میں سے جوں ہی کسی کا انتقال ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اسی کے مثل کو مقرر کر دیتا ہے، چالیس ابدال شام میں اور تیس پوری روئے زمین میں ہیں۔''

اثر قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ

امام ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے، آپ فرماتے ہیں:

(لن تخلو الأرض من أربعين، بهم يغاث الناس، وبهم ينصرون، وبهم يرزقون ،كلما مات منهم واحد أبدل الله مكانه رجلا، قال قتادة: والله إني لأرجو أن يكون الحسن منهم۔)[2]

ترجمہ

''چالیس ایسے لوگوں سے زمین کبھی بھی خالی نہیں رہے گی جن کے سبب لوگوں کی ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں نیز جن کے صدقہ وطفیل امداد ونصرت اور رزق عطا کیا جاتا ہے، جب ان میں سے کوئی انتقال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی دوسرے کو مقرر فرما دیتا ہے۔''

حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''خدا کی قسم! مجھے پوری امید ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ انہیں میں سے ہیں۔''

---

[1] تاریخ دمشق؛إبن عساکر؛باب ما جا أن بالشام یکون الأبدال۔۔۔۔۔؛ج: ۱، ص ۲۹۸۔

[2] تاریخ دمشق؛ابن عساکر؛باب ما جاء أن بالشام یکون الأبدال۔۔۔۔؛ج: ۱، ص ۲۹۸۔

اثر خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالی

امام ابن عساکر اور امام خلال رحمہما اللہ نے خالد بن معدان کی روایت تخریج کی ہے، آپ فرماتے ہیں: ((قالت الارض رب کیف تدعنی، و لیس علی نبی، قال: سوف ادع علیك اربعین صدیقا بالشام۔)) (۱)

ترجمہ

''زمین نے عرض کیا کہ اے میرے رب! تو مجھے اس حال میں کیسے چھوڑ دے گا کہ میرے اوپر ایک بھی نبی نہیں ہوگا، اللہ تعالی نے فرمایا: ''میں عنقریب تیرے اوپر شام میں چالیس صدیقین کو چھوڑوں گا۔''

اثر شہر بن حوشب رحمہ اللہ تعالی

امام ابن جریر رحمہ اللہ تعالی نے اپنی تفسیر میں شہر بن حوشب سے روایت کی ہے، آپ فرماتے ہیں: ((لن تبقى الأرض إلا و فيها أربعة عشر يدفع الله بهم عن أهل الأرض، و يخرج بركتها، إلا زمن إبراهيم، فإنه كان وحده۔)) (۲)

ترجمہ

''کبھی بھی زمین چودہ ایسے لوگ سے خالی نہیں رہی -سوائے زمانہ ابراہیم علیہ السلام کہ وہ اپنے زمانہ میں تنہا تھے۔جن کی برکتوں کے سبب اللہ تعالی اہل زمین کا دفاع کرتا ہے اور زمین کی برکتیں نکالتا ہے۔''

ابوالزاہریہ اور ان کے بعد آنے والے حضرات کے آثار

امام ابن عساکر رحمہ اللہ تعالی ابوالزاہریہ رحمہ اللہ تعالی سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: ((الأبدال ثلاثون رجلاً بالشام، بهم يجارون، وبهم يرزقون، إذا مات منهم رجل أبدل الله مكانه۔)) (۳)

---

[۱] تاریخ دمشق؛ابن عساکر؛باب ما جاء أن بالشام یکون الأبدال۔۔۔۔۔؛ ج: ۱، ص ۲۹۸۔

[۲] الکشاف و البیان؛أبو اسحق أحمد بن محمد الثعلبي النيسابوري؛سورت النحل؛ ج: ٦، ص ۵۰۔

[۳] تاریخ دمشق؛ابن عساکر؛باب ما جاء أن بالشام یکون الأبدال۔۔۔۔۔؛ ج: ۱، ص ۲۹۸۔

ترجمہ

''شام میں تیس ابدال ہیں، اہل شام انہیں کی برکتوں سے محفوظ رہتے ہیں، انہیں کے صدقہ رزق پاتے ہیں، جب ان میں سے کوئی انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالی اس کی جگہ کسی دوسرے کو بدل بنا دیتا ہے۔''

نیز ابن عساکر رحمہ اللہ تعالی نے فضل بن فضالہ رحمہ اللہ تعالی کی روایت تخریج کی ہے، آپ فرماتے ہیں: ((الأبدال بالشام فی حمص خمسة وعشرون رجلاً، وفی دمشق ثلاثة عشر، وببیسان اثنان۔)) (۱)

ترجمہ

''حمص (شام) میں پچیس، دمشق میں تیرہ اور بیسان میں دو ابدال رہتے ہیں۔''

امام ابن عساکر رحمہ اللہ تعالی نے ''حسن بن یحیی خشنی'' رحمہ اللہ تعالی کی روایت تخریج کی ہے، آپ فرماتے ہیں:

((بدمشق من الأبدال سبعة عشر نفساً وببیسان اربعة۔))(۲)

ترجمہ

''دمشق میں سترہ اور بیسان میں چار ابدال ہیں۔''

امام ابن ابی خیثمہ وامام ابن عساکر رحمہما اللہ نے ابن شوذب رحمہ اللہ تعالی کی روایت تخریج کی ہے، آپ فرماتے ہیں:

((الأبدال سبعون، فستون بالشام، وعشرة بسائر الأرضین۔)) (۳)

۱۔ تاریخ دمشق؛ ابن عساکر؛ باب ما جاء أن بالشام یکون الأبدال۔۔۔۔۔؛ ج: ۱، ص: ۲۹۹۔
۲۔ تاریخ دمشق؛ ابن عساکر؛ باب ما جاء أن بالشام یکون الأبدال۔۔۔۔۔؛ ج: ۱، ص ۲۹۸۔
۳۔ تاریخ دمشق؛ ابن عساکر؛ باب ما جاء أن بالشام یکون الأبدال۔۔۔۔۔؛ ج: ۱، ص ۲۹۸۔

ترجمہ

''ابدال کی تعداد ستر (۷۰) ہے، ساٹھ شام میں، اور باقی دس پورے روئے زمین میں ہیں۔''

امام ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ نے بطریق **عمان بن عطا عن ابیہ** روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں: ((الأبدال أربعون انساناً، قلت له: أربعون رجلا، قال: لا تقل اربعون رجلاً، ولكن قل أربعون انساناً لعل فيهم نساء۔)) [1]

ترجمہ

''ابدال چالیس انسان ہیں۔'' راوی عمان کہتے ہیں: ''میں نے ان سے عرض کیا کہ ابدال چالیس مرد ہیں۔'' اس پر انہوں نے فرمایا: ''چالیس مرد مت کہو، چالیس انسان کہو، کیوں کہ ان میں عورتیں بھی ابدال ہوسکتی ہیں۔''

امام ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ نے بطریق احمد بن ابوحواری روایت کی ہے، آپ فرماتے ہیں: ((سمعت أبا سليمان يقول: الأبدال بالشام، والنجباء بمصر، والعصب باليمن، والاخيار بالعراق۔)) [2]

ترجمہ

''میں نے ابوسلیمان کو فرماتے ہوئے سنا: ''ابدال شام میں، نجباء مصر میں، رؤساء وزعماء حضرات یمن میں، اور اخیار عراق میں ہیں۔''

امام ابن عساکر اور امام خطیب رحمہما اللہ نے بطریق عبیداللہ بن محمد عبسی روایت کی ہے، فرماتے ہیں: ((سمعت الكتاني يقول: النقباء ثلاثمائة، والنجباء سبعون، والبدلاء أربعون، والأخيار سبعة، والعمد أربعة، والغوث واحد، فمسكن النقباء المغرب، و مسكن النجباء مصر، ومسكن الأبدال الشام، والأخيار سياحون في الأرض، والعمد في زوايا الارض، ومسكن الغوث مكة، فإذا عرضت الحاجة من أمر العامة،

---

[1] ۰ تاریخ دمشق، ابن عساکر، باب ما جاء أن بالشام يكون الأبدال۔۔۔۔۔؛ ج: ۱، ص ۲۹۸۔

[2] ۰ تاریخ دمشق، ابن عساکر، باب ما جاء أن بالشام يكون الأبدال۔۔۔۔۔؛ ج: ۱، ص ۳۰۰۔

ابتهل فيها النقباء،ثم النجباء، ثم الأبدال، ثم الأخيار، ثم العمد، فإن أجيبوا وإلا ابتهل الغوث فلا تتم مسألته حتى تجاب دعوته۔)) [1]

ترجمہ

''میں نے کتانی رحمہ اللہ تعالیٰ کوفرماتے ہوئے سنا: نقباء تین سو، نجباء ستّر، ابدال چالیس، اخیار سات، عمائد چار اور غوث صرف ایک ہیں، نقباء کا مسکن ''مغرب''، نجباء کا مسکن ''مصر'' اور ابدال کا مسکن ''شام'' ہے، اخیار سیاح زمیں ہوتے ہیں، عمائد زوایائے ارض میں، اور غوث کا مسکن مکہ مکرمہ ہے، جب عوام کو ضرورت پیش آتی ہے تو پہلے نقباء، پھر نجباء، ان کے بعد ابدال، ان کے بعد اخیار، ان کے بعد عمائد گڑگڑا کر دعا کرتے ہیں، اگر ان کی دعا قبول ہوگئی تو ٹھیک، ورنہ غوث جب تک اس کی دعا قبول نہیں ہوتی گڑگڑا کر دعا کرتے رہتے ہیں۔''

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ثنا محمد بن إدريس أبو حاتم الرازي، ثنا عثمان بن مطيع، ثنا سفيان ابن عيينة قال: قال أبو الزناد:((لما ذهبت النبوة، وكانوا أوتاد الأرض، أخلف الله مكانهم أربعين رجلاً من أمة محمد ﷺ، يقال لهم الأبدال، لايموت الرجل منهم حتى ينشئ الله مكانه آخر،يخلفه وهم أوتاد الأرض، قلوب ثلاثين منهم على مثل يقين إبراهيم، لم يفضلوا الناس بكثرة الصلاة، ولا بكثرة الصيام، ولابحسن التخشع، ولابحسن الحلية، ولكن بصدق الورع، وحسن النية، وسلامة القلوب، والنصيحة لجميع المسلمين ابتغاء مرضاة الله بصبر حليم، ولب رحيم، وتواضع في غير مذلة، لايلعنون أحداً، ولايؤذون أحداً، ولايتطاولون على أحد تحتهم، ولا يحقرونه، ولايحسدون أحداً فوقهم، ليسوا بمتخشعين، ولا متماوتين، ولامعجبين، ولايحبون لدنيا، ولايحبون الدنيا، ليسوا اليوم في وحشة،

---

[1] تاریخ دمشق؛ابن عساکر؛ج: ۱، ص ۳۰۰/ تاریخ دمشق؛امام ابن منظور؛ج: ۱، ص ۲۸۔

ولا غداً في غفلة۔)) ([1])

ترجمہ

حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابوزناد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب نبوت کا دروازہ بند ہوگیا۔ اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام زمین کے اوتاد ہوا کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے امت محمد ﷺ کے چالیس لوگوں کو ان کا جانشین بنایا، جنھیں ابدال کہا جاتا ہے، ان میں سے جوں ہی کوئی وفات پاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے شخص کو مقرر فرما کر اس کا جانشین بنا دیتا ہے اور اب یہی لوگ زمین کے اوتاد ہیں، ان میں سے تیس ابدال کے دلوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا یقین ہے، یہ حضرات بوجہ کثرت صوم وصلاۃ لوگوں پر فضیلت رکھتے ہیں اور نہ ہی حسن خشوع وحسن صورت کی وجہ سے، بلکہ ان کی افضلیت صدقِ زہد وورع، حسنِ نیت، سلامتی قلوب، خالصاً لوجہ اللہ تمام مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے اور مقام ذلت کے علاوہ ہر جگہ تواضع اختیار کرنے کی وجہ ہے! یہ حضرات کسی پر لعن وطعن نہیں کرتے، کسی کو اذیت نہیں پہنچاتے، اپنے ماتحت میں سے کسی پر زیادتی کرتے اور نہ ہی تحقیر کرتے، اور اپنے سے اعلیٰ تر شخصیت سے حسد نہیں رکھتے، وہ دکھاوے کے لیے خشوع اختیار کرتے اور نہ ضعف کا اظہار کرتے ہیں، اتراتے نہیں، دنیا کی وجہ سے کسی سے محبت کرتے ہیں اور نہ ہی دنیا سے محبت کرتے ہیں، آج وہ لوگ کسی وحشت میں ہیں اور نہ ہی کل وہ کسی غفلت میں رہیں گے۔''

امام خلال رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

((ما من قرية ولا بلدة إلا يكون فيها من يدفع الله به عنهم۔))

ترجمہ

''کوئی گاؤں یا شہر ایسا نہیں ہے جس میں کوئی ایسا برگزیدہ بندہ نہ رہتا ہو جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو مصیبتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔''

---

[1] ۰ کتاب الأولياء؛ ابن ابی الدنیا؛ باب صفات الأولياء؛ ج: ۱، ص ۲۷۔
تاریخ دمشق؛ ابن عساکر؛ باب ما جاء أن بالشام يكون الأبدال۔۔۔؛ ج: ۱، ص: ۳۰۴۔
تاریخ دمشق؛ امام ابن منظور؛ ج: ۱، ص: ۲۹۔

امام خلال رحمہ اللہ تعالیٰ ہی حضرت زادان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: ((ما خلت الأرض بعد نوح من اثني عشر فصاعداً، يدفع الله بهم عن أهل الأرض۔))

ترجمہ

''حضرت نوح علیہ السلام کے بعد زمین بارہ یا اس سے زائد ایسے لوگوں سے خالی نہیں رہی جن کے طفیل اللہ تعالیٰ اہل زمین کا دفاع کرتا ہے۔''

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ ''**الزھد**'' میں حضرت کعب رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: ((لم يزل من بعد نوح في الأرض أربعة عشر، يدفع الله بهم العذاب۔))(١)

ترجمہ

''حضرت نوح علیہ السلام کے بعد زمین میں چودہ ایسے لوگ ہمیشہ رہے ہیں جن کے صدقہ اللہ تعالیٰ اہل زمین کو عذاب سے محفوظ رکھتا ہے۔''

امام ابوالحسین بن المنادی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک رسالہ۔جس میں انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کے احوال جمع کیے ہیں۔ میں فرماتے ہیں: ثنا أحمد ابن ملاعب، ثنا يحي بن سعيد السعدي، أخبرني أبو جعفر الكوفي، عن أبي عمر النصيبي قال: خرجت أطلب مسألة من مصقلة بالشام، وكان يقال أنه من الأبدال، فلقيته بوادي الأردن فقال لي: ((ألاأخبرك بشيء رأيته اليوم في هذا الوادي)) فقلت: بلى! قال: ((دخلت فإذا أنا بشيخ يصلي إلى شجرة، فألقي في روعي أنه إلياس فدنوت منه، فسلمت عليه، فرد علي، فقلت: من أنت؟ يرحمك الله، قال: أنا إلياس النبي، فقلت: يا نبي الله هل في الأرض اليوم من الأبدال أحد؟ قال: نعم هم ستون رجلاً، منهم خمسون بالشام فيمابين العريش إلى الفرات، ومنهم ثلاثة بالمصيصة، وواحد بأنطاكية، و سائر

---

١ حلية الأولياء، ابو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني، ج: ٦، ص: ٢٠۔

العشرة في سائر أمصار العرب۔))

ترجمہ

حضرت ابوعمر النصیبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں ملک شام حضرت مصقلہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔جن کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ ابدال ہیں - سے ایک مسئلہ معلوم کرنے کے لیے نکلا، وادی ''اردن'' میں ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: ((کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز کے بارے میں نہ بتادوں جسے میں نے آج ہی اس وادی میں دیکھا ہے؟

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟

''آپ نے فرمایا: میں اس وادی میں داخل ہوا تو اچانک میں نے ایک بزرگ کو ایک درخت کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، میرے دل میں القاء ہوا کہ یہ حضرت الیاس علیہ السلام ہیں، لہذا میں ان کے قریب ہوا اور انہیں سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا۔

پھر میں نے کہا: اللہ تعالی آپ پر رحمت نازل فرمائے، آپ کون ہیں؟

انہوں نے فرمایا: میں نبی الیاس ہوں۔

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا آج دنیا میں کوئی ابدال ہے؟

آپ نے جواب دیا: ہاں، وہ ساٹھ برگزیدہ بندے ہیں، جن میں سے پچاس ''عریش'' اور ''فرات'' کے درمیان شام میں، تین ''مصیصہ'' میں، ایک انطاکیہ میں ہیں اور باقی تمام عرب ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔''

امام اسحاق بن ابراہیم ختلی رحمہ اللہ تعالیٰ ''کتاب الدیباج'' میں اپنی سند کے ساتھ داوٗد بن یحی مولی عون الطفاوي سے روایت کرتے ہیں، وہ عسقلان کے رہنے والے ایک شخص سے رویت کرتے ہیں کہ اس شخص نے کہا: ((بينا أنا أسير بالأردن، إذ أنا برجل في ناحية الوادي قائم يصلي، فوقع في قلبي إنه إلياس، فذكر ماقبله، ولفظه، قلت: فكم الأبدال؟ قال: هم ستون رجلاً ، خمسون مابين عريش مصر إلى شاطئ الفرات، ورجلان بالمصيصة، ورجل بأنطاكية، وسبعة في سائر الأمصار، بهم تسقون الغيث، وبهم تنصرون على العدو، وبهم يقيم الله أمر الدنيا، حتى إذا أراد أن يهلك

الدنیا أماتھم جمیعاً۔))

ترجمہ

''میں اردن کی ایک وادی سے گزر رہا تھا کہ اچانک ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے حالت قیام میں پایا، میرے دل میں خیال آیا کہ یہ حضرت الیاس علیہ السلام ہیں، پھر اس نے بھی اسی طرح کا واقعہ بیان کیا جو ابھی اوپر بیان ہوا، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں:

میں نے عرض کی: ابدال کتنے ہیں؟

انہوں نے جواب دیا: ساٹھ۔ ان میں سے پچاس عریشِ مصر سے لے کر ساحل فرات تک کے علاقے میں، دو مصیصہ میں اور ایک انطاکیہ میں، باقی سات تمام شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں، ان کے طفیل تمہیں بارش سے سیرابی، دشمن پر نصرت وغلبہ عطا کیا جاتا ہے اور انہیں کے صدقہ اللہ تعالی امور دنیا کو قائم رکھتا ہے، نیز جب اللہ تعالی دنیا کو ختم کرنا چاہے گا تو ان سب کو موت کی آغوش میں سلا دے گا۔''

امام یافعی رحمہ اللہ تعالی- نفعنا اللہ تعالی ببرکتہ- کی کتاب ''**کفایۃ المعتقد**'' میں ہے:

''بعض عارفین نے فرمایا: صالحین کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اصلاح دین و دنیا کی غرض سے وہ عوام الناس میں گھل مل کر رہتے ہیں، نجباء باعتبار تعداد صالحین سے کم ہیں، نقباء ان سے بھی کم ہیں اور ان کا میل جول خواص سے ہے نیز ابدال نقباء سے کم ہیں وہ بڑے بڑے شہروں میں قیام پذیر ہیں، شہروں میں وہ ایک کے بعد ایک ہی ہوتے ہیں، پس خوش خبری ہے ان باشندگان بستی کے لیے جہاں دو ابدال ہوں۔

یمن، شام، مشرق اور مغرب میں ایک ایک اوتاد ہیں، اللہ تعالی قطب کو دنیا کے چاروں گوشوں میں اس طرح گردش کراتا ہے جس طرح آسمان میں بادل گردش کرتے ہیں۔

اللہ تعالی نے قطب-غوث- کی خاص ذمہ داریوں کے پیش نظر اس کے احوال عام وخاص سے پوشیدہ رکھے ہیں، مگر وہ دنیا کی ایسے ہی دیکھ بھال کرتے ہیں جیسے ایک جاہل ماہروں کی طرح اپنے اونٹ کی دیکھ بھال کرتا ہے، کہ کبھی چھوڑ دیتا تو کبھی پکڑ کر رکھتا ہے، کبھی دور تو کبھی پاس رکھتا ہے، اور کبھی آسانی تو کبھی سختی کرتا ہے۔

اوتاد کے احوال خواص پر منکشف کر دیے جاتے ہیں اور ابدال کے احوال خواص و عارفین پر منکشف کر دئے جاتے ہیں۔

نجباء ونقباء کے احوال خاص طور پر عوام سے مستور رکھے گئے ہیں، البتہ ان کے احوال ایک دوسرے پر منکشف کر دیے گئے ہیں۔

اللہ تعالی امر مقدر کی تکمیل کے لئے صالحین کے احوال عوام وخواص دونوں پر منکشف فرما دیتا ہے۔

نجباء تین سو، نقباء چالیس اور ابدال کی تعداد تیس، چوبیس اور سات بتائی جاتی ہے لیکن صحیح تعداد سات ہے۔

اوتاد کی تعداد چار ہے، جب کوئی قطب انتقال کرتا ہے تو چار میں سے جو سب سے بہتر ہوتا ہے اسے مقام قطبیت عطا کر دیا جاتا ہے، جب ان چار میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو سات میں سے جو سب سے بہتر ہوتا ہے اسے اس کا جانشین بنا دیا جاتا ہے، جب ان سات میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو چالیس میں سے جو سب سے بہتر ہوتا ہے اسے وہ مقام عطا کر دیا جاتا ہے، جب ان چالیس میں سے کوئی وفات پاتا ہے تو تین سو میں سے جو سب سے بہتر ہوتا ہے اس کو اس مقام پر فائز کر دیا جاتا ہے اور جب تین سو میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو صالحین میں سے سب سے بہتر شخص کو اس کا بدل بنا دیا جاتا ہے۔ جب اللہ تعالی قیامت لانا چاہے گا تو ان تمام کو موت سے ہمکنار فرما دیگا، انہیں مقدس حضرات کے طفیل اللہ تعالی اپنے بندوں سے بلائیں دور رکھتا ہے اور آسمان سے بارش نازل فرماتا ہے۔''

پھر فرماتے ہیں: بعض عارفین کا کہنا ہے کہ قطب ہی وہ ''فرد احد'' ہے جس کا ذکر حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں یوں آیا ہے: ((أنه علی قلب إسرافیل ومکانه من الأولیاء کالنقطة فی الدائرة التی هی مرکزها به یقع صلاح العالم۔))

ترجمہ

''قطب کا دل قلب اسرافیل سے اکتساب فیض کرتا ہے، اور اولیائے کرام کے درمیان ان کا مقام ومرتبہ وہی ہوتا ہے جو دائرے کے اندر مرکزی نقطے کا ہوتا ہے، انہیں کے طفیل دنیا کا قیام برقرار ہے۔''

پھر آگے لکھتے ہیں:

بعض عارفین نے فرمایا: ((رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں ذکر کیا کہ ان میں سے کسی کا دل آپ ﷺ کے دل کی طرح ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے عالم خلق وامر میں آپ ﷺ کے قلب مبارک سے زیادہ لطیف، باعزت، اور اشرف ترین دل پیدا ہی نہیں کیا، چنانچہ انبیاء، ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام اور اولیاء رضوان اللہ تعالی علیہم کے دلوں کی حیثیت آپ ﷺ کے قلب اطہر کے سامنے ایسے ہی ہے جیسے تمام ستاروں کی حیثیت کامل ترین سورج کے سامنے ہے۔''

❁

امام قشیری رحمہ اللہ تعالی ''**الرسالہ**'' میں اپنی سند کے ساتھ بلال خواص سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: ((میں بنی اسرائیل کی وادی تیہ میں تھا کہ اچانک ایک شخص میرے ساتھ ساتھ چلنے لگا، میں تعجب میں پڑ گیا، پھر مجھے خیال آیا کہ ہو نہ ہو یہ خضر علیہ السلام ہیں، میں نے حق تعالی کی قسم دے کر پوچھا: آپ کون ہیں؟

انہوں نے جواب دیا: تمھارا بھائی خضر!

میں نے کہا: میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔

انہوں نے فرمایا: پوچھو۔

میں نے عرض کی: آپ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: وہ اوتاد ہیں۔

میں نے عرض کیا: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

فرمایا: وہ صدیق ہیں۔

میں نے عرض کیا: اور بشر حافی رحمہ اللہ تعالی کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب دیا: ان کے بعد ان کے جیسا پیدا ہی نہیں ہوا۔

میں نے پوچھا: مجھے آپ کی زیارت کس کے صدقہ سے ہوئی؟

فرمایا: تمھاری اپنی والدہ کی برکت سے ہوئی ہے۔''(۱)

۱۔ الرسالہ، امام قشیری، باب: بشر بن الحارث الحافی۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ ''الزہد'' میں اور امام ابن ابی الدنیا، امام ابونعیم، امام بیہقی نیز امام ابن عساکر رحمہم اللہ نے وہب بن منبہ کے ہم نشیں سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

((رأیت رسول اللہ ﷺ فی المنام، فقلت :یا رسول اللہ ! أین بدلاء أمتك؟ فأومأ بیدہ نحو الشام، قلت:یارسول اللہ أمابالعراق منھم أحد؟ قال:((بلی!محمد بن واسع، وحسان بن أبی سنان، ومالك بن دینار الذی یمشی فی الناس بمثل زھد أبی ذر فی زمانہ۔)) (۱)

ترجمہ

میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ تو میں نے عرض کی: ''یا رسول اللہ! آپ کی امت کے ابدال کہاں ہیں؟'' آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ فرمایا۔

میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ! کیا ان میں سے کوئی عراق میں نہیں ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیوں نہیں !، محمد بن واسع ، حسان بن ابی سنان اور مالک بن دینار جو کہ لوگوں کے درمیان زاہد زمانہ ابوذر (رضی اللہ عنہ) کی طرح چلتے ہیں۔''

امام ابونعیم، داؤد بن یحیی بن یمان سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: ((رأیت رسول اللہ ﷺ فی النوم، فقلت: یارسول اللہ! من الأبدال؟ قال:((الذین لایضربون بأیدیھم شیئاً وأن وکیع بن الجرح منھم۔)) (۲)

ترجمہ

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا، تو میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! ابدال کون لوگ ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارتے اور وکیع بن الجراح انہیں میں سے ہیں۔''

امام ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابومطیع معاویہ بن یحیی سے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں:

---

۰۱ تاریخ دمشق، ابن عساکر، باب ما جاء أن بالشام یکون الأبدال۔۔۔۔۔؛ ج: ۱، ص ۳۰۱۔

۰۲ حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، امام ابو نعیم الاصبھانی؛ باب وکیع بن الجراح؛ ج:۸، ص ۳۷۱۔

((أن شيخاً من أهل حمص خرج يريد المسجد، وهو يرى أنه قد أصبح، فإذا عليه ليل، ولما صار تحت القبة، سمع صوت جرس الخيل على البلاط، فإذا فوارس قد لقي بعضهم بعضا، قال بعضهم لبعض من أين قدمتم؟ قالوا: أولم تكونوا معنا؟ قالوا: لا! قالوا: قدمنا من جنازة البديل خالد ابن معدان، قالوا: وقد مات، ما علمنا بموته، فمن استخلفتم بعده؟ قالوا: أرطأة ابن المنذر، فلما أصبح الشيخ حدث أصحابه. فقالوا: ما علمنا بموت خالد ابن معدان، فلما كان نصف النهار قدم البريد بخبر موته۔)) [1]

ترجمہ

''حمص کے ایک بزرگ بوقت صبح مسجد کے لئے نکلے کہ اچانک رات کا سما ہوگیا، جب وہ گنبد کے نیچے پہنچے تو انھیں ''بلاط'' (وہ پتھر جو زمین میں بچھایا جاتا ہے، سخت زمین) پر گھوڑوں کی آواز سنائی دی، پھر اچانک گھڑسواروں کو آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہوئے دیکھا۔ ان میں سے بعض نے بعض سے کہا: ''تم کہاں سے آ رہے ہو؟'' انہوں نے کہا: ''کیا تم ہمارے ساتھ نہ تھے؟'' بولے: ''نہیں!'' انھوں نے کہا: ''ہم ابدال 'خالد ابن معدان' کے جنازے میں شریک ہو کر آئے ہیں۔ انہوں نے کہا: ''وہ انتقال کر گئے اور ہمیں پتہ نہیں چلا! اب ان کے بعد تم لوگوں نے کس کو ان کا جانشین بنایا ہے؟'' بولے: ''ارطأة ابن المنذر کو۔'' جب صبح ہوئی تو بزرگ نے یہ واقعہ اپنے ساتھیوں کو سنایا، تو انہوں نے کہا: ہمیں 'خالد بن معدان' کی موت کا علم ہی نہیں، جب دوپہر کا وقت ہوا تو ڈاکیا ان کے انتقال کی خبر لے کر آیا۔''

امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''**كفاية المعتقد**'' میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعض اصحاب سے مروی ہے، فرماتے ہیں:

''ایک رات شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے گھر سے نکلے تو میں نے آپ کو 'لوٹا'' دینا چاہا لیکن آپ نے نہیں لیا اور مدرسہ کے دروازے کا رخ کیا تو دروازہ خود بخود کھل گیا، آپ دروازے سے نکلے تو میں بھی آپ کے پیچھے نکل گیا، پھر دروازہ دوبارہ خود بخود بند ہوگیا، اس کے

[1] تاریخ دمشق، امام ابن عساکر، أرطاة بن المنذر بن الأسود، ج:۸، ص ۱۳۔ و خالد بن معدان، ج:۱۶، ص ۲۰۱۔

بعد شیخ جیسے ہی شہر بغداد کے دروازے کے قریب پہنچے، وہ دروازہ بھی خود بخود کھل گیا، آپ دروازے سے نکلے اور میں بھی ان کے پیچھے دروازے سے نکل گیا، دروازہ پھر خود بخود بند ہو گیا، اور ابھی تھوڑی ہی دور چلے تھے کہ اچانک ہم ایک ایسے شہر کے اندر پہنچ گئے جسے میں نہیں جانتا تھا، آپ ایک ایسے مکان میں داخل ہوئے جو ''رباط'' (خانقاہ، صوفیائے کرام کے رہنے کی جگہ) کی طرح لگ رہا تھا، اس مکان میں پہلے ہی سے چھ (٦) لوگ موجود تھے، وہ سب شیخ کو سلام کرنے کے لیے آگے بڑھے، اور میں ایک ستون کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا، وہاں میں نے ایک کونے میں کراہنے کی آواز سنی، ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کراہنے کی آواز بند ہو گئی، پھر ایک شخص مکان میں داخل ہوا اور اس جانب گیا جدھر سے میں نے کراہنے کی آواز سنی تھی، اس کے بعد وہی شخص اپنے کندھے پر ایک شخص کو اٹھائے ہوئے باہر نکلا، پھر ایک اور دوسرا شخص داخل ہوا جس کا سر کھلا ہوا، اور مونچھیں لمبی تھیں، وہ شخص آ کر شیخ کے سامنے بیٹھ گیا، شیخ نے اسے کلمہ شہادت پڑھوایا، اس کے بال، مونچھیں کاٹیں، پیرہن پہنایا، اور اس کا نام ''محمد'' رکھا، پھر شیخ نے ان لوگوں سے کہا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ یہ شخص مرنے والے کا جانشیں ہو، لوگوں نے سرِ خم تسلیم کیا، اس کے بعد شیخ انہیں وہیں چھوڑ کر نکل گئے، اور میں بھی ان کے پیچھے نکلا، ابھی ہم تھوڑی دور ہی چلے تھے کہ ہم اچانک شہر بغداد کے دروازے کے پاس پہونچ گئے، دروازہ پہلے کی طرح کھلا، پھر ہم مدرسہ میں آئے، دروازہ کھلا اور پھر شیخ اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ دوسرے دن میں نے شیخ کو قسم دے کر عرض کیا کہ میں نے جو کچھ دیکھا، اس کی حقیقت سمجھائیں، آپ نے فرمایا: جو شہر تم نے دیکھا وہ ''نہاوند'' تھا اور جو چھ (٦) لوگ تھے، وہ ابدال تھے، اور کراہنے والا ساتواں بیمار ابدال تھا، جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں اس کے پاس گیا، اور وہ شخص جو ایک آدمی اٹھائے ہوئے نکلا تھا، وہ ابو العباس حضرت خضر علیہ السلام تھے جو اسے قریب مرگ ابدال کے پاس لے گئے تا کہ وہ اس کے حقوق ادا کریں، اور رہا وہ شخص جس کو میں نے کلمہ شہادت پڑھوایا، وہ قسطنطنیہ کا ایک نصرانی شخص تھا، مجھے حکم دیا گیا تھا کہ وہ وفات پانے والے ابدال کی جگہ لے، اسی لیے اسے میرے پاس لایا گیا، اس نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، اور اب وہ ابدال میں سے ہے۔''

فائدہ: امام ابو نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ ''**الحلیۃ**'' میں ابو یزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے

ہیں کہ آپ سے کہا گیا: ''آپ ان سات ابدال میں سے ایک ہیں جو زمین کے اوتاد ہیں؟'' آپ نے فرمایا: ''میں ساتوں کا سات ہوں۔''(۱)

فائدہ: شیخ نصر مقدسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ''**الحجة علی تارک المحجة**'' میں اپنی سند کے ساتھ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے، آپ سے پوچھا گیا: ''کیا زمین میں اللہ کے ابدال ہیں؟'' آپ نے جواب دیا: ''ہاں!'' پوچھا گیا: ''وہ کون ہیں؟'' آپ نے جواب دیا: ''اگر اصحاب حدیث ابدال نہیں تو میں کسی کو ابدال نہیں جانتا۔''

❁

حافظ محب الدین بن نجار رحمہ اللہ تعالیٰ ''**تاریخ بغداد**'' میں بیان کرتے ہیں: أنشدنا محمد بن ناصر السلامی، أنشدنا المبارك بن عبدالجبار الصیرفی، أنشدنا الحافظ أبو عبد الله محمد بن علی بن عبد الله الصوری لنفسه:

حافظ ابو عبداللہ محمد بن علی بن عبداللہ الصوری فرماتے ہیں:

عاب قوم علم الحدیث وقالوا ... هو علم طلابه جهال

کچھ لوگوں نے علم حدیث کی مذمت کی اور کہا یہ وہ علم ہے جس کے طالب جاہل ہیں۔

عدلوا عن محجة العلم لما ... دق عنهم فهم العلوم وقالوا

جب علوم کا سمجھنا ان کے لیے مشکل ہو گیا تو علم کے صحیح راستہ سے منہ پھیر لیا اور کہنا شروع کر دیا۔

إنما الشرع یا أخی کتاب الله ... لا هوة به ولا اشکال

اے میرے بھائی! دلیل شرع تو کتاب اللہ ہی ہے جس میں گمراہی کا اندیشہ ہے اور نہ ہی کوئی شبہ ہے۔

ثم من بعده حدیث رسول الله ... قاض یقضی الیه المآل

پھر حدیث رسول ایک ایسی دلیل ہے جس کی طرف رجوع کا حکم کتاب اللہ کے بعد دیا جاتا ہے۔

وطریق الآثار تعرف بالنقل ... وللنقل فاعلمنه رجال

اور طرق آثار کی معرفت نقل سے ہوتی ہے اور یہ بخوبی معلوم ہونا چاہئے کہ نقل کے اپنے افراد ہیں۔

همهم نقله ونفی الذی قد ... وضعته عصابة ضلال

۱۔ حلیة الاولیاء، ابو نعیم الاصبهانی: ابو یزید البسطامی، ج: ۱۰، ص ۳۷۔

جن کا ہدف نقل کرنا اور گمراہ جماعت کی وضع کردہ آثار کا انکار کرنا ہے۔

لم ینوا فیه جاهدین ولم تقطعهم ... عن طلابه الاشغال

یہ وہ افراد ہیں جو نقل کی راہ میں کوشش کرتے نہیں تھکتے اور نہ ہی دیگر مشغولیات انہیں ان کے راستے سے الگ کر پاتی ہیں۔

وقضوا لذة الحیاة اغتباطا ... بالذی حرروہ منه وقالوا

نقل کی راہ میں جو چیز تحریر کی اس پر رشک کرتے ہوئے اپنی عمدہ زندگی صرف کردی۔

ورضوہ من کل شئی بدیلاً ... فلعمری لنعم ذاك البدال

اور ہر چیز کے بدلے میں اسی پر راضی ہو گئے اور یہ کہنے لگے زندگی کی قسم یہ کتنا اچھا بدل ہے۔

لقد جاء نا عن السید الما ... جد خلف العلیا فیهم مقال

اور عظیم سلف کے عظیم خلف امام احمد بن حنبل کا قول ان ناقلین کے تعلق سے ہم تک آیا۔

احمد المنتمی الی حنبل اك ... رم به فیه مفخر وجمال

کتنی عظیم ہے ان کی ذات وہ تو حسن کے پیکر اور قابل فخر ہیں۔

إنه أبدال أمة المصطفی احمد ... هم حین تذ کر الأبدال

وہ امت مصطفی کے ابدال ہیں جب ابدال کا ذکر ہوتا ہے تو وہ ان میں سب سے زیادہ لائق تعریف ہوتے ہیں۔(۱)

فائدہ: سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

''ابدال چار چیزوں کی بدولت ابدال بنے ہیں: (۱) کم بولنے (۲) کم کھانے (۳) کم سونے اور دنیا سے بے اعتنائی برتنے سے۔''

امام ابونعیم رحمہ اللہ تعالی ''**الحلیة**'' میں بشر بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے توکل کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا:

۱۔ اصل کتاب یعنی امام ابن نجار کی تاریخ بغداد دستیاب نہ ہوسکی البتہ تاریخ دمشق، امام ابن عساکر، محمد بن علی بن عبداللہ؛ ج: ۵۴، ص: ۳۷۳، میں میں نے اشعار کچھ کمی، زیادتی، تغیر و تبدل اور حذف کے ساتھ پائے۔

''توکل نام ہے ایک ایسی بے چینی کا جس میں سکون نہیں، اس میں آدمی اعضا و جوارح سے مضطرب رہتا ہے، اوراس کا دل اپنے اعمال کی طرف نہیں بلکہ اللہ عزوجل کی جانب متوجہ ہونے کی وجہ سے پرسکون رہتا ہے۔ اورایک ایسے سکون کا جس میں اضطراب نہیں، اس میں انسان بغیر کسی حرکت و اضطراب کے اللہ عزوجل کی جانب متوجہ ہونے کی وجہ سے پرسکون ہوتا ہے، یہی عزیز ہےاورابدال کی صفات میں سے ہے۔''(۱)

امام ابونعیم رحمہ اللہ تعالی نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالی سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے روزانہ دس مرتبہ:

((أللهم أصلح أمة محمد، أللهم فرج عن أمة محمد، أللهم ارحم أمة محمد۔))

ترجمہ

''اے اللہ! امت محمد ﷺ کی اصلاح فرما، اے اللہ! امت محمد ﷺ سے پریشانی دورکردے، اے اللہ! امت محمد ﷺ پررحم فرما۔''

پڑھا اس کا نام ابدال میں لکھ دیا جاتا ہے۔''(۲)

امام ابونعیم رحمہ اللہ تعالی نے ابوعبداللہ نباجی رحمہ اللہ تعالی سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں:

((إن احببتم أن تكونوا أبدالاً فأحبوا ما شاء الله ومن أحب ما شاء الله لم ينزل به من مقادير الله شيئ إلا احبه۔)) (۳)

ترجمہ

''اگرتم ابدال بنا چاہتے ہوتو جو اللہ چاہتا ہے اسے پسند کرو، اور جو اس چیز کو پسند کرتا ہے جو اللہ چاہتا ہے وہ ہراس چیز کو پسند کرتا ہے جو تقدیر الٰہی کے پیش نظر اسے لاحق ہوتا ہے۔''

---

۱ ۔ حلية الأولياء، امام أبو نعيم الأصبهاني، بشر بن الحارث، ج:۸، ص: ۳۵۱۔

۲ ۔ حلية الأولياء، امام أبو نعيم الأصبهاني، معروف الكرخي، ج:۸، ص: ۳۳۶۔

۳ ۔ میں نے اصل نسخہ یعنی حلیۃ الأولیاء، امام ابونعیم الاصبہانی؛ سعید بن یزید، میں ''ابوعبداللہ الساجی'' اور لفظ ''مقادیر اللہ'' کے ساتھ ساتھ لفظ ''واحکامہ'' بھی پایا۔ البتہ کتاب ''کتاب الاولیاء، امام ابن ابی الدنیا؛ صفات الابدال؛ ج:۱، ص:۲۸، میں ابوعبداللہ النباجی پایا نیز لفظ ''مقادیر اللہ'' کے ساتھ ساتھ لفظ ''واحکامہ'' بھی پایا۔

فائدہ: امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''**کفایۃ المعتقد**''-نفعنا اللہ تعالی بہ- میں مذکور ہے:

کہا جاتا ہے: ابدال کا نام ابدال اس لیے پڑا کیوں کہ جب وہ روپوش ہوتے ہیں تو ان کی جگہ پر کچھ روحانی شکلیں آ جاتی ہیں جو ان کی جانشیں بن جاتی ہیں۔(۱)

اسی نوعیت کا شیخ مفرج الدمامیلی رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق بیان کئے جانے والے واقعہ کی حکایت ہے:

''یوم عرفہ آپ کے بعض اصحاب نے میدان عرفات میں آپ کو دیکھا، ایک دوسرے شخص- جو دن بھر ان کے ساتھ رہا- نے دمامیل میں ان کی خانقاہ میں دیکھا، جب حجاج کرام واپس لوٹے تو دونوں نے ایک دوسرے سے ان کا ذکر کیا، آپس میں بحث اس قدر بڑھی کہ دونوں نے قسم کھائی جس کی بات جھوٹی ثابت ہوگی اس کی بیوی کو طلاق، چنانچہ وہ دونوں شیخ مفرج رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور ان کے سامنے معاملہ رکھا تو آپ نے دونوں کی تصدیق فرماتے ہوئے دونوں کا نکاح برقرار رہنے کا حکم فرمایا۔

آپ سے دونوں کے حانث نہ ہونے کی حکمت دریافت کی گئی کیوں کہ ان میں سے ایک کا سچا ہونا دوسرے کا حانث ہونا ثابت کرتا ہے!

آپ نے فرمایا: جب ولی کی ولایت کا تحقق ہو جاتا ہے تو وہ متعدد شکلیں اختیار کرنے پر تمکن رکھتا ہے اور اس کی روحانیت بیک وقت کئی جہات میں نظر آتی ہے، چنانچہ وہ شکل جو دیکھنے والے کو عرفہ میں دکھائی دی صحیح ہے، اور وہ شکل جو دیکھنے والے نے ان کی قیام گاہ میں دیکھی وہ بھی برحق ہے، اس طرح دونوں اپنی قسم میں سچے ہیں، اس سے ایک شخص کا ایک ہی وقت میں دو الگ الگ مقامات پر موجود ہونا لازم نہیں آتا، کیوں کہ یہ متعدد روحانی شکلوں کا اثبات ہے نہ کہ متعدد صور جسمانیہ کا۔(۲)

امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

۱۔ (اصل کتاب یعنی'' کفایت المعتقد'' دستیاب نہ ہو سکی۔) موسوعۃ الکسنزان فیما اصطلح علیہ اهل التصوف والعرفان، الشیخ محمد بن عبدالکریم الکسنزان الحسینی، باب فی اخلاق الابدال، ج:۲، ص:۲۳۷۔

۲۔ الحجج البینات فی اثبات الکرامات، امام عبداللہ الغماری، ج:۱، ص ۱۶۱۔ بحوالہ: روض الریاحین۔

''میں نے کتاب ''البرزخ'' کے باب '' مقر الأرواح''، عنوان ''الروح بعد الموت''میں اس طرح کی نظیر ثابت کی ہیں۔

امام شمس داؤدی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس کتاب کے مصنف ہمارے شیخ امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ فرماتے ہیں:

''میں نے اس جز کو بروز ہفتہ ۸/ محرم ۸۸۳ھ کو تالیف کیا۔''

احسن اللہ ختامھا بمحمد و آلہ اجمعین

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

حیدرآباد۔ دکن